رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۵

تار کا پتہ "الفضل قادیان"

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

اللہ اکبر

قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی
سالانہ عہ
ششماہی ۸ عہ
سہ ماہی ۱۲/ ۲

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸ عہ

Digitized by Khilafat Library

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴	مورخہ ۲۰ شعبان ۱۳۵۵ھ	یوم جمعہ	مطابق ۶ نومبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۱۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ نومبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے متعلق آج ساڑھے چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ آپ کو آج دردِ سر اور ضعف کی شکایت رہی۔ احباب دعائے صحت فرماتے رہیں ﴿

دیگر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے ﴿

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو اب دورہ مرض پیشاب سے آرام ہے۔ مگر خفیف تکلیف رہتی ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی عبد الغفور صاحب راولپنڈی اور مولوی دل محمد صاحب کشمیر بسلسلہ تبلیغ بھیجے گئے ﴿

آج چودھری چراغ دین صاحب نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مکان میں احباب کو دعوتِ ولیمہ دی۔ چودھری صاحب کی شادی میاں نظام الدین صاحب جہلمی کی لڑکی سے ہوئی ہے ﴿

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے

"خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے۔ جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی۔ تو وہ ہلاک نہ ہوتے۔ اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی۔ اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی۔ تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو۔ جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا۔ تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں انجیل کے لانے والا وہ روح القدس تھا۔ جو کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا۔ جو ایک ضعیف اور کمزور جانور ہے۔ جس کو بلی بھی پکڑ سکتی ہے۔ اسی لئے عیسائی دن بدن کمزوری کے گڑھے میں پڑتے گئے۔ اور روحانیت ان میں باقی نہ رہی۔ کیونکہ تمام ان کے ایمان کا مدار کبوتر پر تھا۔ مگر قرآن کا روح القدس اس عظیم الشان شکل میں ظاہر ہوا تھا۔ جس نے زمین سے لے کر آسمان تک اپنے وجود سے تمام ارض و سما کو بھر دیا تھا۔ پس کجا وہ کبوتر اور کجا یہ تجلی عظیم جس کا قرآن شریف میں بھی ذکر ہے۔ قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے۔ اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے۔ اگر تم خود اس سے نہ بھاگو" (کشتی نوح)

جماعت ہائے احمدیہ نے یوم تبلیغ کس طرح منایا

لاہور

انجمن احمدیہ لاہور نے ۳۰ حلقوں میں بذریعہ وفود تبلیغ کی۔ اور تبلیغی پمفلٹ تقسیم کئے۔ حلقہ گنج اور مزنگ کے وفد دیہات میں گئے۔ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بعض احباب نے اپنے دوستوں کے گھروں میں جاکر تبلیغ کی۔ بعض نے غیر احمدی احباب کو گھروں میں بلاکر تبلیغ کی۔ معززین کو لفافوں میں بند کرکے لٹریچر بھیجا گیا۔ لاریوں کے اڈوں ریلوے سٹیشنوں اور ٹرینوں میں بھی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

انجمن احمدیہ لاہور کی طرف سے شائع شدہ ٹریکٹ "حق پسندوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بشارت" دس ہزار اور دیگر مختلف قسم کے ٹریکٹ دو ہزار تقسیم کئے گئے۔ سیکرٹری تبلیغ اور جنرل سیکرٹری نے تمام حلقوں میں جاکر نگرانی کے فرائض سرانجام دیئے۔ عام شرفاء نے خوشی سے گفتگو سنی۔ البتہ چند آوارہ منش نوجوان ایسے پائے گئے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دیں۔

خاکسار:۔ غلام رسول سیالکوٹی

شاہجہان پور

احمدیان شاہجہان پور نے یکم نومبر کا سارا دن تبلیغ احمدیت میں صرف کیا۔ شہر کے مختلف حصص قصبہ بیسل پور اور پنجاب میل کے مسافروں میں تقریباً چار سو پمفلٹ تقسیم کئے۔ زبانی تبلیغ کے دوران میں غیر احمدی شرفاء بہت تواضع سے پیش آئے اور ہر ایک نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لاجواب قابلیت اور بزرگی کا اعتراف کیا۔

خاکسار:۔ مرزا محمد حسین

اورا

یکم نومبر موضع اورا میں بموجودگی احباب احمدیان وغیر احمدیاں بصدارت مہر غلام حسن صاحب جلسہ یوم التبلیغ منعقد کیا۔ بابو جلیل احمد صاحب دہلی۔ اے، حافظ فیض احمد صاحب اور صدر صاحب نے علامات اور نشانات مہدی معہود و مسیح موعود قرآن شریف اور حدیث سے سامعین کے ذہن نشین کئے۔ اور نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مدلل طور پر سامعین کے گوش گذار کیا۔

خاکسار:۔ کریم بخش

لائل پور

یکم نومبر "یوم التبلیغ" کی تقریب پر تمام احمدی افراد صبح مسجد میں جمع ہوئے۔ اور دعا کرنے کے بعد اپنے مقررہ حلقوں میں تبلیغ کے واسطے دو دو کی صورت میں نکلے۔ تبلیغ معزز طبقہ کو کی گئی۔ ٹریکٹ "آسمانی آواز" اور "احمدیت کیا ہے" کے علاوہ دیگر ٹریکٹ بھی ۵۰۰ کی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ بعض مستورات نے بھی تبلیغ میں حصہ لیا۔ تقریباً ۶۰۰ افراد کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج ۳ نومبر کو ایک دوست فضل کریم صاحب نے بیعت کی۔

خاکسار:۔ محمد یوسف لائل پور

سیالکوٹ

احمدیہ گرلز سکول میں یوم التبلیغ کے سلسلہ میں مقامی لجنہ کے زیر اہتمام جلسہ منعقد ہوا۔ زبیدہ بیگم صاحبہ نے چند ضروری کلمات کے بعد ٹریکٹ "آسمانی آواز" باآواز بلند پڑھ کر سنایا۔ بعدہ پریذیڈنٹ صاحبہ نے موجودہ زمانہ میں ضرورت تبلیغ اور بعض مختلف پہلوؤں پر جامع و مدلل تقریر کی۔ اس کے بعد عزیزہ امۃ الہادی نے ٹریکٹ "احمدیت کیا ہے" پڑھ کر سنایا۔ علاوہ ازیں یہ ٹریکٹ غیر احمدی مستورات میں تقسیم کئے گئے۔ خاکسار سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

راولپنڈی

یکم نومبر سب احباب جماعت سوائے چند معذوروں کے صبح مسجد احمدیہ میں حاضر ہوئے۔ ان کے گیارہ وفد برائے تبلیغ بنائے گئے۔ ان کے علاوہ چار وفد ایسے بنائے گئے۔ جن کا کام صرف ٹریکٹ تقسیم کرنا تھا۔ احباب شہر و چھاؤنی میں پھیل گئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے انہیں ایسی کامیابی ہوئی۔ کہ احباب نے آئندہ مسلسل تبلیغ کرنے کا تہیہ کرلیا۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ اسی طرح مستورات نے بھی وفد بنائے اور مستورات میں تبلیغ کی۔ ایک ہزار ٹریکٹ سادہ سے شہر و چھاؤنی میں تقسیم کئے گئے۔ اور احباب نے احسن طریق پر فریضہ تبلیغ ادا کیا۔

خاکسار:۔ محمد امیر

جالندھر چھاؤنی

یکم نومبر۔ جماعت احمدیہ کے افراد نے چار گاؤں میں تقریباً ۵۴ غیر احمدیوں کو تبلیغ کی۔ بعض لوگ کھیتوں میں کام کرتے تھے۔ ان کو وہاں جاکر تبلیغ کی۔ لوگوں نے نہایت شوق سے ہماری باتوں کو سنا۔ تعلیم یافتہ لوگوں کو ٹریکٹ بھی دیئے گئے۔ بعض لوگوں نے آئندہ آنے کی بھی دعوت دی۔ ڈیڑھ بجے دیہات سے واپس آگئے۔ اور ظہر و عصر کی نماز ادا کی اور کھانا کھایا۔ قریباً ۴ بجے دوبارہ روانہ ہوئے۔ شہر جالندھر میں مسلم دوکانداروں کو متعدد ٹریکٹ دیئے پھر ریلوے سٹیشن پر جاکر جالندھر شہر سے جالندھر چھاؤنی تک ریل میں بارادہ تبلیغ سفر کیا۔ خاکسار حکیم فقیر احمد خان

گنج مغلپورہ (لاہور)

یکم نومبر۔ جماعت احمدیہ گنج نے یوم التبلیغ منایا۔ احباب کے ۱۳ وفود بنائے گئے۔ تین مختلف قسم کے ٹریکٹ ہر ایک وفد کو تقسیم کرنے کے لئے دیئے گئے۔ ٹریکٹ ۴۰۰ تقسیم کئے گئے اور ۶۲۸ اشخاص کو تبلیغ کی گئی۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد

کھاریاں

یکم نومبر جماعت احمدیہ کھاریاں نے اعلیٰ پیمانے پر یوم التبلیغ منایا۔ تمام افراد نے مختلف مقامات میں تبلیغ کی اور ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔ جنہیں غیر احمدی دوستوں نے خندہ پیشانی سے پڑھا۔ کپتان الٰہ داد خان صاحب پنشنر جو کہ ہماری جماعت کے ایک ذی عزت شخص ہیں۔ انہوں نے باوجود ناسازی طبیعت کے مختلف افراد کو تمام دن تبلیغ کی۔ خاکسار:۔ فضل الٰہی

نور محل

جماعت نور محل نے یوم التبلیغ باحسن وجوہ حتی الوسع پوری کوشش سے منایا ریل اور لاری کے سفر میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور زبانی گفتگو سے سلسلہ کی حقانیت ثابت کی گئی۔ ایک معزز غیر احمدی نے تحقیق کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ اسے لٹریچر دیا گیا۔ بعد از عشاء تقریباً بیس معززین شہر کو دعوت طعام دے کر احمدیت کی خصوصیات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تقریر "احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔" اور کشتی نوح میں سے تعلیم پڑھ کر سنائی۔ نیز درثمین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن شریف کی تعریف و مدح میں حضرت مسیح موعود کے اشعار بطور دعوت روحانی پیش کئے گئے۔ تمام دوست اچھا اثر لے کر گئے۔ اللہ تعالیٰ بہتر ثمرات پیدا کرے

(نامہ نگار)

قصور

یکم نومبر کو احباب جماعت احمدیہ قصور یوم التبلیغ منانے کے لئے صبح مسجد میں جمع ہوئے۔ چار چار اصحاب کے گروپ بنائے گئے۔ اور ہر ایک گروپ کا ایک امیر مقرر کیا گیا۔ جس کی نگرانی میں احباب نے اپنے اپنے مقررہ حلقوں میں تبلیغ کی۔ تقریباً ڈیڑھ ہزار ٹریکٹ اور اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ پبلک پر اچھا اثر ہے احرار کی طرف سے شرارت کی نیت سے چند گندے ٹریکٹ شائع کئے گئے جن کو غیر احمدی سمجھدار طبقہ نے نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ خاکسار:۔ رحمت اللہ

احمدی پور

یکم نومبر یوم التبلیغ بڑی شان سے منایا گیا۔ احباب کے دس وفد بنائے گئے جنہوں نے ۳۰ دیہات میں تبلیغ کی۔ لوگوں نے ہماری باتوں کو توجہ سے سنا اور خوشی سے ٹریکٹ لئے۔ مستورات نے جلسہ کیا جس میں بہت سی غیر احمدی مستورات بھی شامل ہوئیں۔ میاں غلام حسن صاحب نے بھی تقریر کی۔ خاکسار نے الفضل سے ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ خاکسار:۔ نور احمد

Digitized by Khilafat Library

ضرورت

بورڈنگ تحریک جدید میں ایک چپڑاسی اور ایک خادم طفلاں کی اسامی خالی ہے۔ چپڑاسی کی تنخواہ آٹھ روپے ماہوار ہوگی۔ اور اسے کھانے کی تھالیاں بھی صاف کرنی ہونگی۔ جس کے عوض میں اسے بورڈنگ سے کھانا دیا جائے گا۔ اور خادم طفلاں کا کام لڑکوں کی ضروریات کا خیال رکھنا اور انہیں صاف ستھرا رکھنا ہوگا۔ اس کی تنخواہ دس روپے ماہوار ہوگی۔ اور کھانا بھی بورڈنگ سے دیا جائے گا۔
خواہشمند احباب جلد از جلد مجھ سے ملیں۔ واقفین تحریک جدید کو ترجیح دی جائے گی تعلیمیافتہ چست چالاک اور شادی شدہ ہونا لازمی ہے ۔

خاکسار۔ ملک سعید احمد بی۔ اے۔ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید قادیان

قابلِ توجہ جماعتہائے احمدیہ ضلع جہلم

حکیم غلام محی الدین صاحب موصی ۲۹۸۸ سوختہ اوتی ریاست بہاولپور کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ اپنی زمین فروخت کرکے اپنے وطن ضلع جہلم کو چلے گئے اور وہیں آکر فوت ہو گئے۔ ان کے متعلق احمدیان ضلع جہلم پورا پتہ دریافت کرکے دفتر کو مطلع فرمائیں ۔

سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

اپنے احباب

سے ضروری گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ بعض دوست امرت بوٹی منگواتے وقت اپنا پتہ ایسے شکستہ الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں کہ بالکل پڑھا نہیں جاتا التماس ہے کہ پتہ صاف تحریر فرمایا کریں۔ دوسری بات بھی ضروری ہے۔ کئی جگہ سے بذریعہ خط دوستوں نے دریافت کیا ہے کہ امرت بوٹی کے استعمال کرنے سے بیماری مرض جریان کو اور مرض احتلام کو فائدہ ہوا ہے مگر باہ میں اضافہ نہیں ہوا میں ان دوستوں کی خدمت میں بھی عرض کئے دیتا ہوں۔ کہ امرت بوٹی جو دید ک کی بڑی مشہور بوٹیوں کا جوہر ہے۔ قوت باہ کو اسی قدر فائدہ دے گی۔ جس قدر کہ قدرت نے ضائع ہونے سے پہلے قوت پیدا کر دی تھی۔ ہاں گرم اور تیز دوائیوں کی طرح بھڑک نہیں پیدا کرے گی۔ والسلام فقیر احمد خان احمدی حکیم حاذق جالندھر چھاؤنی پنجاب

عرق فولاد

نہایت ہاضم مقوی اعصاب۔ مقوی معدہ ہے عمدہ خون پیدا کرکے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے۔ یوایر خونی و بادی کے لئے بھی مفید ہے۔ معدہ جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے۔ جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ اونس والی ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

نورِ نظر

فرزندِ نرینہ

فرزند نرینہ کے لئے ہم نے ایک کیمیائی نسخہ حاصل کیا ہے جو حضرت حاجی حکیم الحاج طبیب شاہی مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خاص معزز و محترم دوست عالیجناب نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ کو تحریر کیا تھا جو کہ جب بھی استعمال کیا گیا بے خطا ثابت ہوا ہے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حکیم صاحب کو اس نسخہ پر پورا یقین تھا کیونکہ حضور نے اس نسخہ کے استعمال کیلئے بہت زور دیا ہے چنانچہ حضور کی دستخطی تحریر کا ضروری حصہ بغرض فائدہ عام شائع کیا جاتا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس جگہ نسخہ لکھا ہوا ہے!

[illegible]

[illegible] فرزند نرینہ پیدا ہوگا

نورالدین

میں تصدیق کرتا ہوں کہ نسخہ نورِ نظر حضرت خلیفۃ المسیح اول نے خود میرے گھر میں دیا تھا میرا تجربہ ہے۔ بعض دوستوں کو بھی مجرب ثابت ہوا۔ خان محمد علی خان رئیس مالیرکوٹلہ

یہ مجرب نسخہ اس وجہ سے کہ [illegible] اور مرض اسقاط حمل گرجانا یا بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا کیلئے بھی اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اسلئے ہم نے ان لوگوں کیلئے جو اولاد نرینہ کو ترستے ہیں [illegible] کے بیش قیمت خاص اجزا کو بڑی کوشش سے مہیا کیا ہے اس کی قیمت صرف دس روپیہ رکھی جاتی ہے تاکہ خاص و عام فائدہ حاصل کر سکیں (محصول ڈاک علاوہ ہوگا)

شیخ احسان علی منیجر فیض عام میڈیکل ہال قادیان پنجاب

بے اولاد عورتوں کو خوشخبری

شفاخانہ رفاہ نسواں

اگر آپ کے ہاں اولاد نہیں ہے۔ تو فوراً شفاخانہ رفاہ نسواں کی طرف رجوع کریں۔ شفاخانہ مذکورہ کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی ہیں۔ جو کہ عمر رسیدہ ہیں۔ بے اولاد عورتوں کے علاج میں وسیع تجربہ رکھتی ہیں سینکڑوں مایوس عورتیں ان کے ہاتھ سے صاحبِ اولاد ہو چکی ہیں۔

نوٹ } آرڈر دیتے وقت مفصل حالات سے اطلاع دیں مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں چار روپے سے زیادہ نہیں ہوگی۔ محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ

شفاخانہ رفاہ نسواں قریب مکان مفتی محمد صادق صاحب قادیان پنجاب

محافظِ جنین

حبِ اٹھرا

رجسٹرڈ

اسقاطِ حمل کا مجرّب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار رہتے ہیں۔ سبز۔ پیلے دست۔ قے۔ ہچکیاں۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے۔ پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاطِ حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے موُنہہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کرکے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر: حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library

Digitized by Khilafat Library

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library

لاہور ۳ نومبر۔ معلوم ہوا ہے گورنر پنجاب موجودہ لیجسلیٹو کونسل میں آخری بار ۱۰ نومبر کو الوداعی تقریر کریں گے۔ اس مقصد کے لئے کونسل کا آخری اجلاس خصوصی ۱۱ بجے دن کو منعقد کیا جائیگا

بغداد ۳ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ پارلیمنٹ کے توڑنے اور جدید انتخابات عامہ کا اعلان کیا گیا ہے۔ یہ اعلان جس کے نیچے شاہ غازی کے دستخط ہیں ظاہر کرتا ہے کہ حکومت اور پارلیمنٹ کے درمیان تعاون کی پوری ضرورت ہے۔ چونکہ تعاون کے بغیر مجلس وزراء مجوزہ اصلاحات کی سکیم کو پوری نہیں کر سکتی اور چونکہ موجودہ کابینہ اور پارلیمنٹ میں تعاون موجود نہیں ہے۔ اس لئے موجودہ پارلیمنٹ کو توڑ دیا جاتا ہے۔

لاہور ۳ نومبر۔ لاہور کے فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلہ میں ایک نوجوان مسلمان کو قتل کرنے کے جرم میں آج ہندو نوجوان روشن لال کو سنٹرل جیل میں پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ صبح سے ہی شہر کے تمام حصوں میں پولیس تعینات کر دی گئی تھی۔

الہ آباد ۳ نومبر۔ آل انڈیا سوشلسٹ پارٹی کی مجلس عاملہ نے اس مطلب کی اپیل شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے کہ یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو سارے ملک میں احتجاج کے طور پر ہڑتال کی جائے۔ کیونکہ اس روز صوبوں میں نئے آئین کا نفاذ ہوگا

استنبول ۳ نومبر۔ حکومت ترکی عورتوں کو فوج میں بھرتی کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ آج مصطفیٰ کمال پاشا نے پارلیمنٹ کے اجلاس کا افتتاح کیا اخبارات کا خیال ہے۔ کہ عورتوں کی جبری بھرتی سے متعلق قانون پارلیمنٹ کے اس اجلاس میں منظور ہو جائے گا۔

بمبئی ۳ نومبر۔ آل انڈیا مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے صدر مسٹر جناح نے لیگ بورڈ کی رکنیت سے مسٹر اے کے فضل الحق ممبر اسمبلی کو علیحدہ کر دیا ہے اور اس کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے مرکزی بورڈ کے اصول اور حکمت عملی کی خلاف ورزی کی ہے۔

لنڈن ۳ نومبر۔ پارلیمنٹ میں ملک معظم نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا کہ تاج پوشی کی رسم انگلستان میں ادا کرنے کے بعد میں ہندوستان جاؤں گا تاکہ اپنے والد کی طرح ہندوستان میں دربار منعقد کر سکوں۔ اور والیان ریاست اور ہندوستان کی رعایا سے مل سکوں۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے پارلیمنٹ کے ارکان سے کہا کہ ابھی آپ کو ہندوستان کے نئے آئین کے متعلق بہت سے ہدایت نامے منظور کرنے ہونگے۔ مزید کہا میری انتہائی خواہش ہے کہ ہندوستان اور برما کے باشندوں پر جو ذمہ داریاں عائد ہونے والی ہیں۔ وہ ان سے نہایت وفادارانہ اور دیانتدارانہ طریق سے عہدہ برآ ہونگے۔

بارسیلونا ۳ نومبر۔ حکومت ہسپانیہ مستعفی ہو گئی ہے نئی وزارت مرتب کی گئی ہے۔ جس میں چار فوجی افسر شامل ہیں۔ نئی وزارت کا نام مجلس دفاع جمہوریہ رکھا گیا ہے۔

بارسیلونا ۳ نومبر۔ ہسپانیہ کی نئی اشتراکی فوجی وزارت نے اعلان کیا ہے کہ میڈرڈ پر کامیابی کے تمام امکانات دور ہو گئے ہیں۔ جنوبی محاذ پر باغیوں کو زبردست شکست ہوئی اور باغی فوجیں بھاگ نکلی ہیں۔ آئندہ چوبیس گھنٹے میں خونریز جنگ کا آغاز ہو جائے گا۔ اور سرکاری فوجیں پیش قدمی شروع کر دینگی

رباط ۳ نومبر۔ باغیوں کے ریڈیو سٹیشن سے اعلان کیا گیا ہے کہ شمال مغرب اور جنوب مشرق سے باغی فوجوں کی یلغار میڈرڈ پر جاری ہے۔ سرکاری فوجیں جنوبی محاذ کی طرف پسپا ہو گئی ہیں باغی فوجوں نے سامان اسلحہ کی متعدد لاریوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جن میں روسی ساخت کی توپیں اور ارجن ٹائن کی بنی ہوئی رائفلیں ہیں۔

لزبن ۲ نومبر۔ باغیوں نے ایک اور مقام پر قبضہ کر لیا ہے اور بہت سا سامان حرب بھی باغیوں کے ہاتھ آیا ہے۔ میڈرڈ کے نزدیک سرکاری فوجیں دار الحکومت کے تحفظ کے لئے زبردست سرگرمیوں کا اظہار کر رہی ہیں۔ ایک باغی افسر نے رائیٹر کے نمائندہ سے بیان کیا کہ ہم کل غالباً میڈرڈ پر قابض ہو جائیں گے اور میڈرڈ پر قبضہ کرنے میں دنیا کی کوئی طاقت ہمیں روک نہیں سکتی۔

راولپنڈی ۳ نومبر۔ راولپنڈی میں بابا گورو نانک صاحب کے یوم ولادت کا جو جلوس نکلنے والا ہے۔ اس کے سلسلہ میں سکھ مسلم کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ سکھوں کی طرف سے یہ شرط پیش کی گئی ہے کہ اگر مسلمان عید میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا جلوس نہ نکالیں تو سکھ اپنے جلوس کا راستہ بدل دیں گے۔

واشنگٹن ۳ نومبر۔ آج امریکہ کے ساڑھے چار کروڑ باشندے صدر جمہوریہ کا انتخاب کرنے کے لئے اپنے اپنے ووٹ ڈال رہے ہیں۔ اس وقت صدارت کے پانچ امیدوار ہیں۔ لیکن ان میں سے روزویلٹ اور لینڈن کے درمیان مقابلہ بہت سخت ہے۔ روزویلٹ نے امریکہ میں جدید اقتصادی نظام قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن لینڈن پرانی امریکی حکمت عملی کا حامی ہے۔

لنڈن ۳ نومبر۔ اس خبر سے انگلستان میں اضطراب پھیل رہا ہے۔ کہ میکسیکو میں بڑے بڑے جاگیرداروں کی اراضی پر حکومت قبضہ کر رہی ہے۔ اور تمام ذاتی جائدادیں مزدوروں میں تقسیم کر دی جائیں گی۔ اس قانون کا اثر غیر ملکی تجارتی اداروں پر بھی پڑے گا اور ایک برطانوی کمپنی کو ایک لاکھ ۸۰ ہزار ایکڑ زمین سے محروم ہونا پڑے گا۔

سری نگر ۳ نومبر۔ کل کشمیر اسمبلی کے ۳۱ ارکان اسمبلی سے مستعفی ہو گئے ارکان کے اسمبلی ہال سے باہر چلے جانے کے بعد صدر نے غیر متوقع طور پر اسمبلی کے التوا کے متعلق مہاراجہ صاحب کا حکم پڑھ کر سنایا۔

الہ آباد ۳ نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ راجہ سر رامپال سنگھ صدر نیشنل ایگریکلچرل پارٹی یو۔پی۔ پارٹی مذکور کی صدارت سے مستعفی ہو گئے۔ استعفیٰ کی وجہ انہوں نے خرابی صحت بیان کی ہے

نئی دہلی ۳ نومبر۔ نو آرڈر ان کونسل کے مسودات جو پارلیمنٹ میں پیش کئے گئے تھے۔ اب شائع کر دئے گئے ہیں۔ فیڈرل کورٹ کا قیام یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء کو عمل میں آئے گا۔ چیف جسٹس کی تنخواہ ۷ ہزار روپیہ اور دیگر ججوں کی تنخواہ ۵۵۰۰ روپیہ ماہوار ہو گی۔

بیروت (بذریعہ ڈاک) شام کے اخبار نویسوں کی مجلس کے فیصلہ کے مطابق سارے ملک کے اخبارات کی اشاعت بند کر دی گئی ہے۔ چونکہ اجرتوں کی ترمیم کے متعلق مطابع کے کارکنان کے مطالبات پورے نہیں ہوئے۔ اس لئے انہوں نے عام ہڑتال کر دی۔ اخبار نویسوں کی مجلس نے اسی ہڑتال کے پیش نظر فیصلہ کیا ہے کہ کارکنان سے مفاہمت ہونے تک تمام اخبارات کی اشاعت بند کر دی جائے۔

روما ۳ نومبر۔ مسولینی نے اڑھائی لاکھ کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جمعیت اقوام بے ہودگی کے اصول پر قائم ہے۔ لیگ کو اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔ یا اسے بالکل محو ہو جانا چاہئیے۔ چونکہ اس کی اصلاح کی کوئی امید نہیں اس لئے اس کا مر جانا ہی بہتر ہے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ ہم اس امر کو فراموش نہیں کر سکتے۔ کہ شیطنت نما ہوشیاری کے ساتھ لیگ کو ہمارے خلاف منظم کیا گیا تھا

امرتسر ۳ نومبر۔ گندم ناگھر ۲ روپے ۴ آنے ۴ دمڑی گندم گھر ۲ روپے ۵ آنے سونا ۳۶ روپے ۲ آنہ اور چاندی ۵۰ روپے ۸ آنے ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان سے چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۳ ر نومبر ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی و بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

۱۸۴۵	کریم بخش صاحب	فیروز پور	۱۸۶۲	ستار محمد صاحب	ضلع بارہ مولہ
۱۸۴۶	محمد طفیل صاحب درزی	ضلع گورداسپور	۱۸۶۳	کالو صاحب	〃
۱۸۴۷	محمد صدیق صاحب	انبالہ چھاؤنی	۱۸۶۴	میر محمد صاحب	〃
۱۸۴۸	مسماۃ فاطمہ صاحبہ	〃	۱۸۶۵	نظام الدین صاحب	〃
۱۸۴۹	شہزادہ صاحب	ریاست پٹیالہ	۱۸۶۶	عطاء محمد صاحب	ریاست جموں و کشمیر
۱۸۵۰	کمال الدین صاحب	ضلع گورداسپور	۱۸۶۷	حافظ شیر محمد صاحب	ضلع شاہ پور
۱۸۵۱	مستری محمد بخش صاحب	〃 جہلم	۱۸۶۸	شریف احمد صاحب	〃 فیروز پور
۱۸۵۲	شیخ محمد ستار صاحب	سرینگر کشمیر	۱۸۶۹	عمر دراز صاحب	〃 پشاور
۱۸۵۳	سید احمد شاہ صاحب	〃 〃	۱۸۷۰	حکیم محمد یوسف شاہ صاحب	〃 ملتان
۱/۵۴	محمد یعقوب صاحب	ضلع گورداسپور	۱۸۷۱	مستری حاکم دین صاحب	سرینگر کشمیر
۸۵۵	محمد الدین صاحب	لاہور	۱۸۷۲	قمر الدین صاحب	ضلع شاہ پور
۸۵۶	محمود صاحب	ضلع ڈیرہ غازیخان	۱۸۷۳	فضل حسین صاحب نمبردار	〃 گورداسپور
۱۸۵۷	صمد جو صاحب وائیں	〃 بارہ مولہ	۱۸۷۴	رحمت علی خانصاحب	〃 〃
۱۸۵۸	غلام محمد صاحب لون	〃 〃	۱۸۷۵	محمد شعیب صاحب	سرحد
۱۸۵۹	سلطان محمد صاحب	〃	۱۸۷۶	عبد الحی خانصاحب	〃 گورداسپور
۱۸۶۰	شاہ ولی اللہ صاحب	〃	۱۸۷۷	غلام رسول صاحب	〃 لائلپور
۱۸۶۱	راجولی صاحب	〃			

درس القرآن حضرت امیر المومنین کے نوٹوں کی ضرورت

اگر کسی دوست کے پاس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے درس کے نوٹ آخری پندرہ پارہ یعنی (از سورۃ مریم تا آخر) یا ان کا کوئی حصہ ہو۔ تو ایسے نوٹوں کی دفتر تالیف و تصنیف میں ضرورت ہے۔ ایسے احباب مطلع فرمائیں۔ کہ ان کے پاس آخری نصف قرآن مجید کے کس قدر نوٹ درس فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے ہیں۔ اور ان کی ایک صاف نقل یا اصل نوٹ دفتر ہذا میں بھیجکر ممنون فرمائیں۔ اصل نوٹوں کی صورت میں بعد فراغت واپس کر دیئے جائینگے۔ (ناظر تالیف و تصنیف۔ قادیان)

سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ سامانہ

جماعت احمدیہ سامانہ ریاست پٹیالہ کے انتخاب کے مطابق مستری غلام حسن صاحب کا بعہدہ سیکرٹری تعلیم و تربیت تقرر منظور کیا جاتا ہے۔

ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان

ذکر حبیبؑ

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۱۰۔ مسئلہ ارتقاء

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آخری سفر لاہور کے دوران میں مئی ۱۹۰۸ء میں ایک صاحب پروفیسر اگیہ نام نے ایک شب لاہور میں ایک لیکچر لینٹرن کے سلائڈز کے ساتھ دیا۔ اور اپنے دنیا بھر کے سفر کے حالات سنائے۔ میں نے لیکچر کے بعد ان سے پوچھا۔ کہ آپ دُنیا بھر پھرے۔ کیا کوئی خدا کا نبی بھی کہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے ان سے حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر کیا۔ اور ان کے بہت اصرار اور خواہش پر حضور سے ان کی ملاقات کا انتظام کیا گیا۔ انہوں نے بہت سے سوالات کئے اور تشفی پائی ان کا ایک سوال مسئلہ ارتقاء کے متعلق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہر ایک جنس جس کو خدا نے پیدا کیا۔ وہ اپنی جنس میں ترقی پا رہی ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا ہے۔ کہ درخت حیوان بن جائے۔ یا حیوان انسان بن جائے۔ انسان میں اپنی جگہ ارتقاء ہو رہا ہے۔ اور بندر میں اپنی جگہ ارتقاء ہو رہا ہے۔ اور درختوں میں اپنی جگہ ارتقاء ہو رہا ہے سب میں ارتقاء ہے۔ مگر ہر چیز اپنی جنس اور قسم کے اندر رہ کر ارتقاء کر رہی ہے۔ اس جواب پر پروفیسر صاحب نے اطمینان اور خوشی کا اظہار کیا۔ پروفیسر صاحب بعد میں عاجز کی تبلیغ سے مسلمان ہو گئے تھے۔ اور اپنے وطن نیوزی لینڈ جا کر انہوں نے وفات پائی۔ (مفتی محمد صادق عفی عنہ۔ ۴ ر نومبر ۱۹۳۶ء)

احباب نے اپنی ذمہ واری کو کس حد تک پورا کیا ہے اگر نہیں تو کیوں؟

جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے۔ اجناس خورد و نوش وغیرہ کے لئے ٹنڈر منظور کئے جا رہے ہیں۔ ٹھیکہ داران کو اجناس وغیرہ کیلئے اور دیگر انتظامات جلسہ کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ اسی طرح تعمیر مہمان خانہ کا کام بھی تکمیل پا رہا ہے۔ نمائندگان مشاورت تعمیر مہمان خانہ کے کام کو بچشم خود دیکھ چکے ہیں۔ توسیع مساجد کا کام بھی عنقریب شروع ہونے والا ہے۔

لیکن جلسہ سالانہ اور تعمیر مہمان خانہ کا کام تو بسرعت جاری ہے۔ اور ان کاموں کے لئے اگر روپیہ مہیا نہ کیا گیا تو مجھے خطرہ ہے۔ ان میں رکاوٹ پیدا نہ ہو جائے اس دفعہ جلسہ سالانہ و تعمیر مہمان خانہ وغیرہ کی تحریک بہت عرصہ پہلے شائع کر دی گئی تھی۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ابھی تک بیشتر جماعتوں نے جس قدر کہ چاہیئے تھی۔ توجہ نہیں کی۔

اب وقت اس قدر نہیں ہے۔ کہ اس چندہ کی فراہمی میں سستی سے کام لیا جائے۔ اگر اب بھی احباب اور جماعتوں نے توجہ نہ فرمائی۔ تو پھر منتظمین جلسہ سالانہ و محکمہ تعمیر کے لئے روپیہ فراہم نہ ہونے کی صورت میں انتظامات میں سخت مشکلات پیدا ہو جائینگی۔ اور مجھے اس چندہ کے متعلق عدم توجہ کرنے والی جماعتوں کے نام حضرت امیر المومنین کے حضور پیش کرنے پڑیں گے۔

سب جماعتوں کو جو چندہ ادا کرنا چاہیئے۔ اس سے اطلاع دی جا چکی ہے۔ اب احباب اور جماعتوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے بہت جلد چندہ بھجوائیں۔ نیز اس سے بھی مطلع فرمائیں۔ کہ کیوں تاخیر ہوئی ہے۔ تا عند الاستفسار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے حضور آپ کا جواب پیش کیا جا سکے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

Digitized by Khilafat Library

Digitized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ شعبان ۱۳۵۵ھ

پنجاب میں سرکاری افسروں پر حملے

ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس علاقہ وسطی کی طرف سے اظہار حقیقت

پنجاب گورنمنٹ کی پولیس کے نظم و نسق کے متعلق ۱۹۳۵ء کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ صوبہ میں سرکاری افسروں پر حملوں کے واقعات سال بسال بڑھ رہے ہیں۔ چنانچہ ایسے واقعات میں باستثنائے ایک سال بتدریج اضافہ ۱۹۳۲ء، ۱۹۳۳ء، ۱۹۳۴ء اور ۱۹۳۵ء کے اعداد و شمار سے ثابت ہے۔ جن میں اس قسم کے واقعات کی تعداد علی الترتیب ۱۸۵-۲۳۴، ۲۱۱-اور ۳۰۷ ہے۔ رپورٹ میں سرکاری افسروں پر حملوں کے واقعات کی تعداد میں اس ازدیاد کے متعلق اظہار افسوس کیا گیا ہے۔ نیز اس قسم کے واقعات کے اسباب و علل پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس سنٹرل رینج نے ایک ایسی حقیقت کا اظہار کیا ہے۔ جس کے لئے وہ پبلک کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ کیونکہ یہی بات عام طور پر پبلک کی طرف سے پیش کی جاتی ہے۔ اور فی الحقیقت اس قابل ہے کہ گورنمنٹ اس کی طرف خاص توجہ کرے

ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس نے ریمارک کیا ہے۔ کہ پولیس اور دوسرے سرکاری افسروں پر حملوں کی رپورٹیں پڑھنے سے انہیں اس امر کا احساس ہوا ہے۔ کہ حملہ افسر کے کسی غیر منصفانہ فعل یا عدم تدبر کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس نظریہ کی تائید دوسرے افسران نے بھی کی ہے۔ اور اس کی معقولیت کا اندازہ ان مبینہ حملوں کی تعداد سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ جو بعد از تحقیقات بے بنیاد اور مبالغہ آمیز ثابت ہوتے ہیں۔

پبلک کی طرف سے آئے دن ایسی شکایتیں سننے میں آتی رہتی ہیں۔ جن میں کسی پولیس افسر یا کسی دوسرے سرکاری افسر کے غیر منصفانہ سلوک اور بے جا طریق عمل کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جاتی ہے۔ اور فی الحقیقت پولیس اور دوسرے سرکاری افسران پر حملوں کا بہت بڑا باعث انہی کی بیجا رعونت ظلم اور تعدی کی نمائش اور عدل اور انصاف کا فقدان ہوتا ہے اب جبکہ گورنمنٹ کے اعلےٰ افسروں نے بھی تسلیم کر لیا ہے۔ کہ عمال حکومت پر حملے عموماً اُن کی غیر منصفانہ حرکت یا عدم تدبر کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ ایسے افسران سے جو پبلک کے لئے باعث آزار ہیں۔ جن کے خلاف ناراضگی کا عام جذبہ پایا جائے اور شکایات پیش کی جائیں۔ ان کے متعلق کھلے طور پر غیر جانبدارانہ تحقیقات کرایا کرے اور جب ان کی غلطی ثابت ہو جائے تو انہیں عبرتناک اور سبق آموز سزا دے۔ اگر حکومت اس قسم کی چند مثالیں بھی قائم کر دے۔ تو ایک طرف تو رعایا میں اس کا وقار اور اعتماد بہت بڑھ جائیگا۔ اور دوسری طرف افسروں پر حملوں کے واقعات بھی یقیناً کم ہو جائینگے اور اگر اس طرف مسلسل توجہ رکھی جائے تو بالکل ہی بند ہو جائیں۔

در اصل بعض افسروں کے دماغوں میں ابھی تک وہی نشہ حکومت پایا جاتا ہے۔ جو اس وقت پیدا ہوا جبکہ لوگ اپنی جہالت اور بے کسی کی وجہ سے پولیس کے ایک سپاہی کو دیکھکر بھی کانپ جایا کرتے تھے۔ حالانکہ اب ملک کے دور دراز اور تاریک گوشوں میں بھی پہلے کی نسبت بہت زیادہ بیداری اور اعزاز نفس کی رُوح پیدا ہو چکی ہے۔ ان حالات میں ضروری ہے۔ کہ وُہ سرکاری افسر جو حالات کی تبدیلی کے ساتھ اپنے اندر کسی قسم کی خوشگوار تبدیلی کرنے کے لئے تیار نہیں۔ انہیں حکومت کا تادیبی ہاتھ اس کے لئے مجبور کرے۔

گورنمنٹ پر غالباً یہ بات واضح ہو چکی ہے۔ کہ جس قدر نقصان اس کے وقار کو اس قسم کے افسروں کی وجہ سے پہونچ رہا ہے۔ اور جس رنگ میں یہ لوگ سلطنت برطانیہ کی نیک نامی اور روایات عدل و انصاف کو ملیامیٹ کرنے کا موجب بن رہے ہیں۔ اس قدر اس کے شدید ترین دشمن بھی آج تک اسے نہیں پہونچا سکے۔ عامۃ الناس کے دلوں میں نفرت اور بددلی کے جذبات پیدا کرنے کا موجب عموماً وہی عمال حکومت ہوتے ہیں۔ جو اپنے عہدہ سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اور اس خیال سے کہ گورنمنٹ اپنے پرسٹیج کے خیال سے ان سے باز پرس نہیں کرے گی۔ پبلک کو طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ ان کا کام پبلک کو آرام پہونچانا اور ان کی تکالیف کو دور کرنا ہے۔

افسوس سے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ حکومت پنجاب کو مطا پرسٹیج کا بہت خیال ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حالات روز بروز نازک ہوتے جا رہے ہیں۔ گورنمنٹ پنجاب اگر پبلک کی طرف سے حقیقت کے اظہار اور بعض افسروں کے ناجائز رویہ کے متعلق جائز نکتہ چینی کی طرف توجہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تو اسے پولیس کے ایک نہایت ہی ذمہ دار افسر کے اس اظہار حقیقت کو نظر انداز نہیں کر دینا چاہیئے۔ جس کا ذکر سطور ما فوق میں کیا جا چکا ہے۔ اور ایسے افسروں کو جن کے متعلق بعد از تحقیقات یہ ثابت ہو۔ کہ انہوں نے پبلک کے کسی حصہ سے غیر منصفانہ اور جانبدارانہ سلوک کیا ہے۔ خواہ وُہ پولیس کے افسر ہوں یا کسی دوسرے محکمہ کے۔ ان سے باز پرس کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہی طریق سرکاری افسروں پر حملوں کے روکنے اور حکومت کے اصلی وقار کو قائم رکھنے کا ہے۔

موعود کل ادیان کو نہ پہچاننے والے

جس طرح مسلمانوں کو مسیح موعود اور مہدی معود کے آنے کا انتظار ہے۔ اسی طرح ہندوؤں کو حضرت رام کے آنے کی آس ہے۔ اور زمانہ کی موجودہ ابتر حالت اور مخلوق کی اصلاح کی ضرورت کو پیش نظر رکھکر جس طرح مسلمان اقرار کر رہے ہیں۔ کہ مسیح موعود کے آنے کا یہی وقت ہے۔ اسی طرح ہندو بھی تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ حضرت رام کے آنے کا یہی موقع ہے۔ وجہ یہ کہ ان کی بعثت کے زمانہ کی جو علامات کتب مقدسہ میں مذکور ہیں۔ وہ سب پوری ہو چکی ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ جب بھی خدا تعالےٰ کا کوئی برگزیدہ مبعوث ہوا۔ تو اسے پہچاننے اور قبول کرنے والے تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔ چنانچہ جب خدا تعالیٰ نے عین ضرورت کے وقت موعود کل ادیان کو تمام مذاہب کے موعود نامیوں کے نام دیکر بھیجا۔ تو تھوڑے ہی لوگوں نے آپ کو پہچانا۔ کیوں؟ اس لئے کہ نہ پہچاننے والے اقرار کر رہے ہیں۔ کہ ان میں پہچاننے کی اہلیت ہی نہیں۔ چنانچہ اخبار ملاپ (۲۵ اکتوبر) لکھتا ہے "اگر بھگوان رام آجکل ہندوستان میں آجائیں تو ہم انہیں پہچان نہیں سکینگے"۔ یہی بات عملی طور پر مسلمانوں پر صادق آرہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library

اپنے متعلق روزانہ حالات لکھنے کے فوائد

ایک مخلص احمدی کی ڈائری اس کی اولاد پر کیا اثرات ڈال سکتی ہے

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

اکثر انگریزوں اور بعض ہندوستانیوں کی یہ عادت ہے کہ وہ روزانہ بلاناغہ سونے سے قبل ایک روزنامچہ - ڈائری یا پاکٹ بک میں دن بھر کے واقعات بالترتیب لکھ لیتے ہیں - یہ عادت نہایت اچھی - نہایت مفید - اور نہایت ہی قابلِ تقلید ہے - جس کے بہت سے فوائد ہیں - ان میں سے چند بطور نمونہ ذیل میں لکھے جاتے ہیں :-

باقاعدگی کی عادت

۱ - ایک کام کے باقاعدہ طور پر کرنے سے طبیعت میں باقی کاموں کے باقاعدہ کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے - اور ایک جہت میں باقاعدگی سے دوسری تمام جہات میں باقاعدگی کی طرف میلان پیدا ہو جاتا ہے پس اس ایک عادت سے انسان کے دوسرے تمام کام ایک انضباط کے اندر آجاتے ہیں - اور ان سب میں باقاعدگی پیدا ہو جائے گی - اور اس سے بڑھ کر انسان کے لئے کیا نعمت ہو سکتی ہے - کہ اس کے سب کام انضباط ضبط اور ایک خاص نظام کے ماتحت ہو جائیں :-

اپنے نفس کا محاسبہ

۲ - حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا یعنی اپنے نفس سے خود محاسبہ کرتے رہو پہلے اس سے کہ تم سے کوئی اور حساب لے اس حکیمانہ مقولہ - یا دانشمندانہ ضرب المثل یا حدیث نبوی پر جو بھی اسے سمجھو - پوری طرح عمل ہو جائے گا - کیونکہ جس شخص نے اپنا وقت لغویات اور بے کار باتوں میں گزارا ہوگا - وہ کس قلم سے اپنی ڈائری مرتب کرسکے گا ؟ پس ڈائری مرتب کرنے کا یقیناً یہی نتیجہ ہوگا کہ انسان دن بھر اپنے اوقات کو مفید - ضروری اور رفاہ عام کے کاموں میں لگائے رکھے تا شام کو صفحۂ قرطاس پر ان کی فہرست لکھ سکے :-

متنازعات کے تصفیہ میں آسانی

۳ - بہت سے مقدمات اور متنازعات میں یہ ڈائری لکھنے والے کے کام آسکتی ہے - کیونکہ وہ کونسی عدالت ہے - جو سالہا سال سے باقاعدہ مرتب ہونے والی ڈائری کے اندراجات کو جعلی قرار دے سکے - چنانچہ ایک مرتبہ جناب چودھری نصر اللہ خان صاحب مرحوم نے سنایا - کہ سیالکوٹ میں ایک سکھ جنٹلمین صرف اپنی ڈائری کے لکھنے کی وجہ سے ایک اہم مقدمہ میں کامیاب ہو گیا - ورنہ اس کی کامیابی کا قانوناً اور کوئی ذریعہ نہ تھا - اس مقدمہ میں مجسٹریٹ نے صرف اس کی سالہا سال سے باقاعدہ مرتب ہونے والی ڈائری کے اندراجات کی صحت میں شک نہ کرتے ہوئے اس کے حق میں فیصلہ صادر کیا - پس بہت سے متنازعات اور مقدمات میں ڈائری نویس کو اس کی ڈائری کامیاب و کامران کر سکتی ہے :-

اچانک وفات پانے والوں کے ورثا کے لئے آسانی

۴ - موت کا یقیناً ایک وقت مقرر ہے مگر وہ صرف اللہ تعالےٰ کے علم میں ہے - انسان کو قطعاً معلوم نہیں - کہ مجھے آج مرنا ہے - یا پچاس سال کے بعد - اور پھر موت بھی کبھی کسی طریق سے آتی ہے - اور کبھی کسی طریق سے - مثلاً کبھی تو ایک شخص دس سال تک بیمار رہ کر اس دنیا کو چھوڑتا ہے - اور اسے اتنی مہلت ملتی ہے - کہ ایک چھوڑ دس ہزار وصیتیں کرسکتا ہے مگر کبھی ایک شخص دل کی حرکت بند ہونے سے یکدم فوت ہو جاتا ہے اور اس کے مونہہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکل سکتا -

دنیا میں روز و شب ایسے واقعات ہو رہے ہیں - کہ ایک شخص اچانک فوت ہو جاتا ہے - اب اس کے وارثوں کو کچھ پتہ نہیں - کہ مرنے والے نے کس کس سے کس کس قدر قرضے لینے تھے - یا اس کی نقدی اور جمع پونجی کہاں کہاں رکھی ہوئی ہے - اس کے ضروری کاغذات - اور دستاویزات کہاں ہیں ؟ اس کی امانتیں کس شخص کے پاس ہیں ؟ اس نے خود لوگوں کا کیا دینا ہے ؟ اس کی مملوکہ و مقبوضہ - منقولہ و غیر منقولہ جائداد کیا اور کہاں کہاں ہے ؟ غرض ادھر مرنے والا آنکھیں بند کرتا ہے - ادھر وارثوں پر اس کے ورثہ - جائداد - قرضوں - امانتوں - حقوق اور ذمہ واریوں سب پر کبھی نہ دور ہونے والی تاریکی چھا جاتی ہے - لیکن جو شخص روز کے روز اپنے تمام اہم واقعات اور معاملات ایک محفوظ کتاب میں قلمبند کرتا چلا جاتا ہے - علاوہ اس کے کہ اس کی ڈائری کے صفحات الگ الگ بھی اس کے تمام معاملات پر حاوی ہوں گے - خود وہ اپنی ڈائری میں یکجا طور پر بھی کہیں نہ کہیں اپنے معاملات کو بطور یادداشت درج کرتا رہے گا - پس ایسی صورت میں اگر وہ شخص موت فُجَاءَة کا شکار بھی ہو جائے - تو بھی اس کے وارث اس کے ترکہ اس کے قرضوں اور اس کی امانتوں - غرض اس کے تمام لین دین پر پوری طرح آگاہ ہو سکیں گے - اور کوئی شخص انہیں دھوکہ دے کر نقصان نہ پہنچا سکے گا :-

ایک احمدی کی ڈائری

۵ - ایک احمدی کی ڈائری کیا ہے ؟ وہ لکھنے والے کی ذات اس کے بیوی بچوں - اس کے دوستوں - اس کی مقامی انجمن - اس کے ضلع کی انجمن - اس کے صوبہ کی انجمن - اس کی مرکزی انجمن یعنی صدر انجمن احمدیہ - بلکہ اس کے امام خلیفۃ المسیح امیر المومنین کی تاریخ ہے :- پس ڈائری مرتب کرنے کے معنے سلسلۂ عالیہ احمدیہ کی صحیح تاریخ مرتب کرنے کے ہیں کیونکہ ڈائری کیا ہے ؟ روز و شب کے واقعات کا لکھنا - اور ایک احمدی کے روز و شب کے واقعات کیا ہیں - یہی کہ کبھی اپنے ذاتی فرائض ادا کر رہا ہے کبھی بیوی بچوں کی تعلیم ان کی زینت ان کے نفوس کی تہذیب - ان کی آسائش و آرام کا انتظام غرض ان کے جملہ حقوق کی ادائیگی میں لگا ہوا ہے - کبھی اپنے احمدی دوستوں کے حلقہ میں بیٹھا ہوا سلسلہ کے مفاد پر غور کر رہا ہے - کبھی اپنے دشمنوں میں گھرا ہوا نرمی اور سلوک سے حق تبلیغ ادا کر رہا ہے - پھر کبھی ضلع کی انجمن کے جلسوں میں اپنے ضلع کی تبلیغ کے طریقے سوچ رہا ہے - اور کبھی پراونشل انجمن کے اجلاسوں میں سارے صوبہ کی بہتری پر غور کر رہا ہے - اور کبھی صدر انجمن احمدیہ کے احکام اور حضرت خلیفۂ وقت کے ارشادات کو پڑھ کر ان کی تعمیل میں ہمہ تن منہمک ہو رہا ہے - پس ایک احمدی کی ڈائری کیا ہے ؟ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک صحیح تاریخ ہے - جو روزانہ مرتب ہو کر مرتب کرنے والے کی وفات پر ایک ضخیم بلکہ بہت سی ضخیم جلدوں کی صورت میں ہمیشہ کے لئے قائم رہنے والی انسائیکلو پیڈیا ہے - جس سے بعد میں آنے والے بڑے بڑے مؤرخ صدہا بلکہ ہزارہا واقعات اخذ کر کے احمدیت کی تاریخ کی جلدوں پر جلدیں لکھیں گے - اور یہی وہ ڈائری ہوگی - کہ مرتب کرنے والے کی آئندہ نسلیں اسے پڑھ کر اپنے ایمان تازہ کریں گی - اور اپنے بزرگوں کے کارنامے - خدمات اور قربانیاں دیکھ کر اپنی سستیاں غفلتیں اور سلسلہ کی طرف سے بے توجہیاں ترک کر کے خاص مخلص احمدی بن سکیں گی :-

ایک مثال

مثلاً ایک ڈائری لکھنے والے کے تین بیٹے ہیں ان میں سے بڑا بیٹا ہے تو احمدی - مگر چندوں میں سست ہے وہ روزانہ سلسلہ کے اخبارات میں مرکزی تحریکیں پڑھتا ہے مگر ٹس سے مس نہیں ہوتا - اور روپیہ جمع کر کے ایک تھیلی بھرتا جاتا ہے -

کہ ایک دن اتفاقاً باپ کی کتابوں کی پڑتال کرتے ہوئے ڈائری کی ایک جلد نکال کر دل بہلانے کے طور پر پڑھنے لگتا ہے۔ آخر اسے پڑھتے پڑھتے ایک صفحہ پر یہ لکھا ہوا نظر آتا ہے۔ کہ میں دس مہینہ سے دس روپیہ ماہوار پس انداز کر کے ڈاکخانہ میں جمع کر رہا تھا۔ کہ آج ڈاکخانہ کی کتاب دیکھنے سے معلوم ہوا۔ میرے پاس اس وقت پورا ایک سو روپیہ جمع ہے۔ میں نے خوشی سے اپنی بیوی کو جو دوسرے کمرہ میں بیٹھی بچوں کے کپڑے سی رہی تھی۔ آواز دے کر کہا۔ بیوی مبارک ہو۔ آج ہمارے پاس پورا ایک سو روپیہ جمع ہو گیا۔ میری بیوی یہ سنتے ہی رو پڑی۔ اور روتے ہوئے میرے پاس آکر کہنے لگی۔ ہم لوگ گاؤں کے رہنے والے دودھ دہی کے عادی۔ آپ کی ملازمت کی وجہ سے شہر میں آ رہے ہیں۔ یہاں نہ خالص دودھ ملتا ہے۔ نہ عمدہ گھی میسر ہوتا ہے۔ بچے خشک روٹی کھا کر مدرسہ جاتے ہیں۔ گرمیوں کے دنوں میں کڑکتی دھوپ میں اور تپتی زمین پر چلکر بارہ بجے واپس آتے ہیں۔ ہوش ان کے اڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ گلاب کے سے چہرے کملا کر مرجھائے ہیں۔ آنکھیں اندر دھنس گئی ہیں۔ اب مجھ میں برداشت نہیں۔ کہ ان کی تکلیف دیکھ سکوں۔ آپ یہ سو روپیہ مجھے دیں تا کہ آج ہی کوئی عمدہ دس بارہ سیر دودھ دینے والی بھینس خرید لوں۔ اور اپنے بچوں کو دودھ پلاؤں مکھن کھلاؤں اور دہی استعمال کراؤں میں نے یہ سُنکر کتاب اس کے ہاتھ پر رکھ کر کہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو ہمیں پاک سیرت۔ اور نیک خصلت بیویوں کا غلام بنا دیا ہے دیکھ میں ابھی سارا روپیہ تمہیں منگا دیتا ہوں۔ اس پر میں نے فوراً وہ سو روپیہ اپنی بیوی کو لا دیا۔ اور کہا۔ گو میں اپنے سب چندے پوری شرح سے ادا کر رہا ہوں۔ اور میرے ذمہ کوئی بقایا نہیں۔ مگر یہ روپیہ میں نے قادیان بھیجنے کے لئے جمع کیا تھا۔ مگر تمہاری ضرورت حقہ ہے۔ اور تمہاری حاجت بھی سچی ہے روپیہ لیں۔ اور بچوں کے لئے بھینس منگا لیں۔ لیکن عجیب بات یہ ہے۔ کہ اس واقعہ کے چوتھے پانچویں روز میں نے احمدی خواتین کا رسالہ مصباح جو پڑھنے کے لئے کھولا۔ تو اس میں میری بیوی کے سو روپیہ کی ترسیل کی رسید درج تھی اور ساتھ ہی اس کی طرف سے ایک نوٹ بھی تھا۔ کہ یہ سو روپیہ مجھے میرے خاوند نے بچوں کے لئے بھینس خریدنے کے لئے دیا تھا۔ لیکن میں سال بھر تک دودھ دے کر خشک ہو جانے والی بھینس کی بجائے وہ بھینس خریدنا چاہتی ہوں۔ جو کبھی خشک نہ ہو۔ اس لئے میں یہ سو روپیہ دارالشیوخ کے یتیموں کے لئے بھیجتی ہوں۔ سب بہنیں دُعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ مجھے وہ بھینس عطا فرمائے جس کا ذکر قرآن مجید کے ان الفاظ میں ہے۔ کہ

وَاَنْهَارٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ

اور بہشت میں نہریں ہونگی دودھ کی جن

يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ

کا مزا کبھی نہ بگڑے گا۔

میں یہ سطور پڑھ کر سجدہ میں گر گیا۔ کہ خدا تعالےٰ نے مجھے ایسی نیک پاک اور ایثار مجسم بیوی عنایت فرمائی ہے۔ پھر میں مصباح لے کر خوشی خوشی اپنی بیوی کے پاس گیا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ وہ اپنے تینوں بچوں کو اپنے گلے سے لگائے کہہ رہی ہے۔ بچو میں نے تمہارے لئے ایک ایسی بھینس خریدی ہے۔ کہ جس کا دودھ کبھی خشک نہ ہو۔ اور جس کا گھی کبھی ختم نہ ہو۔ اور جس کا دہی کبھی ترش اور باسی نہ ہو۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

اب ڈائری کا صفحہ کھلا ہوا ہے۔ اور وہی چندوں میں سست بیٹا اپنے مرحوم ماں باپ کا یہ واقعہ پڑھ کر زار زار رو رہا ہے۔ آنسو ہیں۔ کہ تھمتے نہیں۔ اور دل ہے کہ ٹھہرتا نہیں۔ اور ہچکی ہے۔ کہ رُکتی نہیں۔ ندامت کے مارے زمین میں گڑا جا رہا ہے۔ آخر خدا کی بے حد و حساب رحمت کا خیال کر کے ڈھارس بندھتی ہے۔ اسی وقت سجدہ میں گر جاتا ہے۔ کہ مولا تیرا خطا کار بندہ تیرا گنہگار مجرم سراپا ناپاک ہو کر پھر تیری ستاری کے بھروسہ۔ تیری غفاری کے سہارے تیرے سراپا پاک دربار میں آکر عرض کرتا ہے کہ الٰہی مجھے معاف کر بخشدے۔ درگزر فرما۔ میں پچھلی غفلتوں اور سابقہ کوتاہیوں سے صدق دل سے توبہ کرتا ہوں۔ اور آئندہ کے لئے صمیم قلب اور خلوص دل سے اقرار کرتا ہوں۔ کہ تیرے سچے مسیح اور تیرے برحق مہدی کے بیت المال کے حقوق میں کبھی کمی نہ کروں گا۔ بلکہ مطالبہ سے بڑھ کر اور حکم سے زیادہ چندہ بھیجوں گا۔ الٰہی یہ مال و متاع تیرا ہی دیا ہوا ہے ع گھر سے تو کچھ نہ لائے۔

پس آئندہ تیرا مال تیرے خزانہ ہی میں جمع کروں گا۔ الٰہی اگر میری خاطر نہیں تو میرے مرحوم ماں باپ اپنے مخلص بندوں ہی کے لئے مجھے بخشدے۔ پھر سجدہ سے سر اٹھاتا ہے اور وہ تھیلی جس کے بھرنے کی حرص نے اس کے ہاتھوں کو چندوں سے روکا ہوا تھا۔ لے کر مقامی محاسب کے گھر پہنچکر دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ اور اس کے باہر نکلنے پر گڑگڑا کر کہتا ہے۔ مجھ سے کتنی دفعہ آپ کو ٹالا ہو گا۔ اور کتنی دفعہ آپ سے بد مزاجی اور بے رخی سے پیش آیا ہوں گا۔ میں سخت نادم اور منفعل ہوں للہ مجھے معاف کر دیں۔ اور یہ تھیلی لیں۔ اور اسی طرح بند کی بند آج ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ کے لئے بھیجدیں۔ اور آئندہ آپ تکلیف نہ کریں۔ میں انشاء اللہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ خود چندہ لے کر آپ کے مکان پر حاضر ہو جایا کروں گا۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ ناظرین بتائیں کیا یہ سب برکت مرحوم کی ڈائری کی نہیں؟

دوسری مثال

پھر اگلے دن اس کا منجھلا بیٹا جو چندوں میں تو سست نہ تھا۔ مگر نمازوں میں غافل تھا کبھی بے وقت پڑھ لیتا۔ کبھی جماعت میں شریک نہ ہوتا۔ اور کبھی دو نمازیں بے وجہ محض سستی کی وجہ سے جمع کر لیتا۔ غرض معراج المومنین سے وہ حد درجہ کا غافل تھا۔ کہ ایک دن اس کو بھی بطور تفریح اپنے باپ کی ڈائری کی ایک جلد کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔ کہ پڑھتے پڑھتے ایک ایسی جگہ پہونچا۔ جہاں لکھا تھا۔ کہ اب میری عمر پورے ستر برس کی ہو گئی ہے۔ چلنے پھرنے سے عاری ہوں۔ بڑی مشکل سے مسجد تک جا سکتا ہوں۔ نظر بھی کمزور ہو گئی ہے۔ بالخصوص رات کو بہت کم دکھائی دیتا ہے۔ آج گھر میں کوئی بیٹا بھی موجود نہیں۔ سب اپنی اپنی نوکریوں پر گئے ہوئے ہیں۔ میرے سوا صرف میری دائم المرض بڑھیا بیوی گھر میں موجود ہے آج صبح سے بادل گھرا ہوا ہے۔ شام سے سخت تند ہوا کے ساتھ نہایت زور سے موسلا دھار بارش ہو رہی ہے۔ احمدیہ مسجد یہاں سے کافی فاصلہ پر ہے۔ راستہ میں گڑھے بھی ہیں۔ آج تو عشاء کی اذان بھی دُور سے مدھم سی آ رہی ہے۔ کیوں نہ آج گھر پر ہی نماز عشاء پڑھ لوں۔ یہ ارادہ کر کے جانماز بچھانے لگا تھا۔ کہ بیوی نے کروٹ لی۔ اور بولی۔ میاں! کیا کرتے ہو۔ میں نے کہا۔ کہ بے حد بارش اور از حد اندھیرا ہے۔ آج یہاں ہی نماز پڑھ لیتا ہوں۔ وہ بولی۔ جب سے تم احمدی ہوئے۔ کوئی نماز بغیر جماعت کے نہیں پڑھی۔ اور اب جبکہ خدا کے حضور پیش ہونے کا دن سر پر آ پہنچا ہے۔ تم اس کے دربار میں جانے سے ہچکچاتے ہو۔ کچھ ہو۔ نماز مسجد ہی میں جماعت سے جا کر پڑھو۔ میں خوب جانتی ہوں کہ ہمارے رحیم خدا نے اس وقت بے شک تمہیں اجازت دی ہوئی ہے کہ تم نماز گھر پر پڑھ لو۔ مگر دیکھو ثواب اور اجر کی لوٹ مسجد ہی میں ہے۔ یہ سنتے ہی میں لاٹھی ٹیکتا ہوا گھر سے نکلا۔ اور مسجد جاتے ہوئے تین دفعہ اور آتے ہوئے ۵ دفعہ پھسلا۔ اور چار دفعہ شانہ چت گرا چوٹ بھی لگی۔ درد بھی ہے۔ میری بیمار بیوی میرے کولھوں کو رات بھر سینکتی بھی رہی ہے۔ درد سے بے قرار ہو کر کبھی کبھی بے اختیار منہ سے اتنی اونچی آہ نکل جاتی ہے۔ کہ ہمسایہ تک پوچھنے کے لئے دوڑے آتے ہیں۔ مگر خداوندا۔ تیرا ہزار ہزار شکر کہ تو نے مسجد جیسی اپنے دربار میں حاضر ہونے کا موقعہ دیا۔ اور الٰہی تیرا لاکھ لاکھ شکر۔ کہ تو نے اپنی معراج مجھے نصیب کی۔

Digitized by Khilafat Library

اب منجھلا بیٹا ہے۔ کہ باپ کی حالت پڑھکر دھاروں دھار رو رہا ہے۔ اور ندامت درنج کے مارے موت تک۔ نوبت پہنچی ہوئی ہے۔ یہ دل ہے۔ کہ مرحوم باپ کی تکلیفوں کا تصور کرکے بوٹی بوٹی کانپ رہی ہے۔ اور دل ہے۔ کہ ماں کی نیکی اور تقدس کا خیال کرکے پگھلا جا رہا ہے۔ اور یہ نفس کو اور نفس اسے ملامت پر ملامت کر رہا ہے۔ کہ تجھے شرم نہیں آتی۔ باپ بوڑھا ہو گیا۔ نظر کمزور ہو گئی۔ اور مرتا مر گیا۔ مگر خدا کے دربار میں حاضر ہونے کا اس کا شوق زندہ ہی ہوتا گیا۔ تو وائسرائے کا تو کیا ذکر اور گورنر کا تو کیا مذکور اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر کے دربار کی کرسی نشینی کے لئے سینکڑوں ہاتھ پاؤں مار کر اور ہزاروں روپیہ خرچ کرکے اور دوسرے صاحب کو سلام کرکے فخر محسوس کرتا ہے۔ کہ میں بھی کچھ ہوں۔ مگر بے حیا تجھے شرم نہیں آتی کہ احکم الحاکمین ہاں وہ شاہوں کا شاہ تجھے اپنے نبی پھر مسیح پھر خلیفۃ المسیح پھر مؤذن کے ذریعہ بلا بلا کر اپنے دربار میں بٹھانا چاہتا ہے۔ مگر تو اس سے کوسوں دُور بھاگتا ہے اور پھر کہتا ہے۔ الحمد للہ کہ میں مسلمان ہوں۔ ہاں میں احمدی بلکہ ہاں میں مبایع احمدی ہوں۔ شرم کر کہ تو انسان نہیں۔ کتا بلکہ کتے سے بدتر ہے۔ کہ کتے کو مالک دھتکارتا ہے۔ مگر وہ اس کی چوکھٹ کو نہیں چھوڑتا لیکن تجھے مالک دن میں کم سے کم پانچ دفعہ بلاتا ہے۔ اور تو اس کی چوکھٹ کے پاس تک نہیں جاتا۔

وہ یہ کہتا جاتا۔ اور زار زار روتا جاتا ہے۔ آخر اسی وقت اٹھکر صحیح نیت سے وضو کرتا صمیم قلب سے گھر سے نکلتا اور خشوع و خضوع سے بھرے دل کے ساتھ خدا کے گھر یعنی مسجد میں جا کر نیچی آنکھوں دھڑکتے دل۔ غلاموں بلکہ غلاموں کے غلاموں کی طرح ہاتھ باندھکر عرض کرتا ہے۔ کہ مولا گو میرے گناہ شمار سے باہر حد سے زائد اور گنتی کی قید سے آزاد ہیں۔ اور میں گناہوں کے پہاڑ کے نیچے دبا ہوا ہوں۔ مگر ہوں تو آدم خاکی کا بیٹا۔ کہ جس نے سچی زبان راستی دل اور صدق نیت سے عرض کیا تھا۔ کہ

رَبَّنَا اِنَّا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا

اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا

فَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا

پس اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ فرمائیگا

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ

تو ہم تو بالکل تباہ و برباد ہو جائینگے

اس لئے تو بھی مجھ سے میرے باپ آدم سا سلوک فرما کر میرے حق میں فرما کہ

ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى

پھر اسکے رب نے اُسے چن لیا۔ اور اس کی توبہ قبول فرمائی اور اسے آگے سے زیادہ ترقی دی۔

الٰہی میں ناری شیطان کا فرزند نہیں کہ اپنی غلطی کو غلطی نہ سمجھوں۔ اور اپنے تکبر و استکبار پر اڑ کر اور مصر ہو کر تیرے حضور سجدہ کو عار کا موجب سمجھوں۔ اس لئے اب جبکہ میں تیرے گھر میں بعد عجز و انکسار نادم و پشیمان ہو کر آیا ہوں تو تو بھی وہ جواب نہ دیجیو۔ جو تو نے شیطان کو دیا تھا۔ کہ

فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ

پس نکل جا یہاں سے کیونکہ تو دھتکارا ہوا ہے

وَاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

اور تجھ پر تو میری لعنت ہے۔ قیامت تک

الٰہی مجھے اپنے اس دربار سے نہ دھتکاریو کہ اب تو تیرے اسی دربار کی چوکھٹ ہے۔ اور میرا سر ہے۔ تیری دہلیز ہے۔ اور میرا ماتھا ہے۔

تیسری مثال

اسی طرح اس مرحوم کا تیسرا اور سب سے چھوٹا بیٹا گو سب خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے۔ چندے بھی دیتا ہے۔ نمازوں میں بھی سُست نہیں۔ مگر قادیان میں بار بار آنے بلکہ اشد ضرورت۔ اور نازک موقعوں پر بھی آنے میں سُست ہے۔ اور اُسے وہ بالکل معمولی بات سمجھتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے۔ کہ جب ہم مرکز کے احکام کی تعمیل اور وہاں کی تحریکات پر لبیک کہتے رہتے ہیں۔ تو خود مرکز میں بار بار جانے کا کیا فائدہ۔ مگر افسوس وہ سمجھتا نہیں کہ ماں سے محبت ہو۔ مگر ماں کی محبت بھری گود میں سر رکھنے کی آرزو اور تڑپ نہ ہو۔ خیر یہ غلطی خوردہ لڑکا ایک دن اپنے باپ کی ڈائری پڑھ رہا تھا۔ کہ پڑھتے پڑھتے ایک خاص تاریخ پر اس کی نظر پڑی وہاں کیا دیکھتا ہے۔ کہ باپ ہاں اس پر جان قربان کرنیوالا باپ لکھتا ہے۔ کہ آج میں دفتر نہیں گیا۔ بلکہ ایک ہفتہ کی رخصت لے لی ہے کیونکہ میری بیوی سخت بیمار ہے۔ اور درد گردہ میں مبتلا ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہی ہے۔ ابھی ڈاکٹر اُسے دیکھکر گھر سے نکلا ہی ہے۔ کہ بڑا بیٹا لحاف میں لپٹ کر شدت سے لرز رہا ہے۔ تھرما میٹر لگا کر دیکھتا ہوں تو ایک سو پانچ تک بخار ہے۔ ہذیان شروع ہے۔ اور سر کی طرف بخارات چڑھکر سرسام کی علامات نمودار ہو رہی ہیں ابھی اسے دیکھ رہا تھا۔ کہ باہر سے شور کی آواز سُنی۔ باہر نکل کر کیا دیکھتا ہوں۔ کہ منجھلے بیٹے کو چارپائی پر اٹھا کر لوگ لا رہے ہیں۔ دیکھکر کلیجہ دھک سے رہ گیا۔ اٹھا کر لانے والوں سے معلوم ہوا۔ کہ یہ مدرسہ سے واپس آ رہا تھا۔ کہ ایک ٹانگہ کا گھوڑا بے قابو ہو کر بھاگا اور یہ اس کی لپیٹ میں آگیا۔ اور چونکہ ٹانگہ اس کی ٹانگوں پر سے گذر گیا۔ اس لئے دونوں رانوں کی ہڈیاں بالکل شکستہ ہو گئی ہیں۔ اور دیر تک بیہوش رہنے کے بعد جب ہوش میں لایا گیا تو آپ کا پتہ معلوم کرکے ہم اسے یہاں لائے ہیں۔ یہ سُنکر میں فوراً اس کی چارپائی ہسپتال لے گیا۔ اور اسے ہسپتال میں داخل کروایا۔ جب خدا کے فضل سے کامیابی سے اپریشن ہو چکا تو گرتا پڑتا دوسرے بیماروں کو پوچھنے گھر آیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ تیسرا اور سب سے چھوٹا مگر سب سے پیارا بیٹا مدرسہ سے گھر نہیں آیا۔ اور گو چھٹی ہوئے چار گھنٹے گذر گئے۔ مگر وہ گھر نہیں پہونچا۔ تو میں ہمہ تن حیرت اور سراسر پریشان اور مجسم گھبراہٹ بنکر کوتوالی کی طرف دوڑا۔ کہ اپنے بیٹے کی گمشدگی کی رپورٹ دوں۔ تاکہ پولیس اس کا سراغ لگائے۔ کہ اچانک ڈاکیہ نے آواز دی۔ میں گیا۔ تو اس نے "الفضل" کا پرچہ میرے ہاتھ میں رکھدیا۔ کھولکر جو دیکھا۔ تو مدینۃ المسیح کی خبروں پر نظر پڑی جہاں لکھا تھا۔ قادیان میں احرار اپنا جلسہ کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ نے باوجود یہ جاننے کے کہ احرار کا مقصد سوائے احمدیوں کی دلآزاری کے اور کچھ نہیں انہیں جلسہ کرنیکی اجازت دیدی ہے۔ اور وہ اعلان پر اعلان کر رہے ہیں کہ ہم ہزاروں کی تعداد میں آ رہے ہیں۔ اور احمدیوں کے منارہ بہشتی مقبرہ اور مسجد کی خیر نہیں۔ اس خبر کا پڑھنا تھا۔ کہ میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ اور آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔ اور دل میں یہ آیت نئے سرے نازل ہوتی معلوم ہوئی۔ کہ

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ

تو کہدے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے

وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ

اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہاری برادری

وَاَمْوَالُ ٱقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ

اور وہ اموال جو تم نے کمائے اور تجارت

تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ

جسکے مندا پڑ جانے سے تم ڈرتے ہو۔ اور وہ گھر جو

تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ

تمہارے پسندیدہ ہیں تمہیں زیادہ پیارے ہیں اللہ

وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ

اور اسکے رسول اور اسکے راستہ میں جہاد کرنے سے

فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ

تو تم انتظار کرو یہانتک کہ اللہ اپنا حکم لادے

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

اور اللہ نہیں رہنمائی کرتا نافرمان لوگوں کی۔

Digitized by Khilafat Library

میں یہ آئت۔ پڑھتا جاتا تھا اور تمثیلی رنگ میں خداتعالیٰ کی پُر شوکت آواز میرے کانوں میں گونج رہی تھی۔ کہ بتا تیری یہ بیوی کہاں سے آئی۔ میں نے کہا الہٰی مریم صدیقہ نادان بچی تھی۔ میں تو عاقل و بالغ ہوں۔ کیا مجھے یہ نہیں کہنا چاہیئے کہ

ھی من عند اللّٰہ

پھر آواز آئی۔ کہ تو ابتر دیے اولاد و مقطوع النسل تھا۔ اگر تیرے ہاں پہلا بیٹا پیدا نہ ہوتا۔ پس بتا کہ تجھے پلوٹھا بیٹا کس نے دیا۔ میں نے کہا

ھو من عند اللّٰہ

پھر آواز آئی کہ تجھے قند مکرر کے طور پر منجھلا بیٹا کس نے عطا کیا۔ میں نے کہا کہ حضور

ھو من عند اللّٰہ

پھر آواز آئی۔ کہ تکمیل نعمت کے طور پر تجھے تیسرا بیٹا کس نے بخشا۔ میں نے صدق دل سے عرض کیا

ھو من عند اللّٰہ

پھر آواز آئی۔ کہ تیری صحت تیرا مال تیرا مکان تیرا اسباب و سامان تیرے قوے پھر تیری یہ محبت جو تجھے اپنی بیوی اور بچوں سے ہے۔ یہ سب کچھ کس کی بخشش ہے۔ میں نے روتے ہوئے عرض کی۔ کہ حضور یہ بھی

کلھا من عند اللّٰہ

پھر آواز آئی۔ کہ اگر ہم ان سب کو کوئٹہ اور بہار کے زلزلوں کی ایک ہلکی سی لپیٹ میں پیوند زمین کر دیں۔ تو تو ہمارا ہاتھ پکڑ سکتا ہے۔ یا کیا ہم سے پوچھ بھی سکتا ہے۔ کہ الہٰی ایسا کیوں ہوا؟ میں نے کہا کہ حضور میں یہ کس مونہہ سے پوچھ سکتا ہوں۔ کیونکہ تیرا رسول فرماتا ہے کہ

للّٰہ ما اعطی و لہ ما اخذ

یعنے جو دیا وُہ بھی اللہ کا ہے۔ اور جو اس نے لیا وُہ بھی اسی کا ہے۔ بلکہ تُو تو خود فرماتا ہے۔

لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون

اس پر بڑے زور سے آواز آئی۔ کہ اگر ایک طرف تیری بیوی بچے تجھے بلاتے ہوں اور دوسری طرف ہم تجھے آواز دیں۔ تو تو کس کی آواز پر کان دھرے گا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور مقابلہ کیسا وہ ایک مشت خاک اور آپ احکم الحاکمین۔ میں تو حضور کی آواز پر ہی لبیک کہوں گا۔ اس پر ایک نہائت پُر ہیبت اور شاہانہ آواز سنائی دی۔ کہ اگر تو ایسا ہی ایمان رکھتا ہے۔ تو اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ اور فوراً قادیان چل۔ اس آواز کا کان میں پڑنا تھا کہ میں نے گھر میں اطلاع بھی نہ دی۔ دہیا سے سٹیشن کی طرف بھاگا۔ اور ٹکٹ لے کر پلیٹ فارم سے نکلی ہوئی گاڑی پر کود کر چڑھ گیا۔ سیدھا قادیان پہونچا۔ اور اپنے امام کی قدمبوسی کر کے حکم کے ماتحت سیدھا بہشتی مقبرہ کے پہرہ پر چلا گیا۔ اور جب تک احرار قادیان سے ناکام اور خائب و خاسر واپس نہیں چلے گئے۔ خدا کے مسیح کے مزار اور اس کے مقدس صحابہ کی قبروں کے ارد گرد دن رات جاگ کر اپنی جان فدا کرنے کے ولولہ اور قربان ہو جانے کے جوش اور خواہش سے گھومتا رہا۔ اور ایک منٹ کے لئے بھی بیوی بچوں کا خیال نہ آیا۔ آخر جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجھے پہرہ سے فارغ کر کے واپس جانے کا حکم دیا۔ تو میں خوشی خوشی اپنے گھر گیا۔ کہ الحمد للہ خدا کی راہ میں بیوی بچوں کو قربان کر کے اس کی عبادت کے لئے فارغ ہو چکا ہوں۔ اور یہ یقین رکھتا ہوا کہ میرے بیوی بچوں کو کب کے میرے ہمسایہ دفن کر چکے ہوں گے۔ گھر میں رات کے ۹ بجے داخل ہوا۔ مگر خدا کی قدرت۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ بیوی ہشاش بشاش گھر کا کام کاج کرتی پھرتی ہے۔ اور تینوں بچے ہنسی خوشی کھیلتے پھرتے ہیں اور سارا گھر خدا کے فضل اور اس کی مہربانی اور اسکی بندہ نوازی سے بقعۂ نور بنا ہوا ہے الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ع

میں بھی ہونگا کے شہیدوں میں مل گیا

ڈائری کا یہ صفحہ پڑھتا تھا۔ کہ چھوٹے بیٹے کی حالت متغیر ہو گئی۔ پہلے تو غش کھا کر گر پڑا۔ پھر جب گھر والوں نے مونہہ پر پانی کے چھینٹے دیئے تو بمشکل ہوش میں آیا۔ اور اب وُہ ہے اور ندامت ہے خلوت میں ہے تو پشیمانی اسے گھیرے ہوئے ہے۔ جلوت میں ہے تو شرمندگی کے مارے آپ ہی آپ زمین میں گڑا جا رہا ہے۔ چاروں طرف سے غیبی ملامتوں کے تیر بدن میں گھسے جا رہے ہیں۔ اور سچ مچ ع

زمیں سخت اور آسماں دور ہے

والا معاملہ ہے۔ خود ہی سوچتا ہے اور خود ہی روتا جاتا ہے کہ تف ہے میری زندگی پر کیا میں اسی باپ کا بیٹا نہیں جو مجھے ہاں مجھ اپنے سب سے پیارے جگر کے ٹکڑے کو جنگل میں ڈال کے قادیان بھاگ گیا تھا تا کہ وہاں کے بچوں تک دشمنوں کی آنچ آنے نہ پائے۔ مگر میں اپنے بچوں کو گھر میں خیر و عافیت کی حالت میں چھوڑ کر بھی کبھی قادیان نہیں جاتا۔ پھر کیا میں اسی باپ کی صلب سے پیدا شدہ نہیں جو اپنی جان سے زیادہ پیاری بیوی کو درد گردہ میں تڑپتے چھوڑ کر محض اس لئے کہ قادیان کے دل و گردہ کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر نہ دیکھ سکے قادیان چلا گیا تھا۔ مگر میں اپنی خوش و خورم تندرست بیوی سے چند گھنٹوں کے لئے جدا ہو کر بھی قادیان جا کر اپنے امام کی دست بوسی نہیں کرتا۔ پھر کیا میں اپنے اس پاک اور مقدس باپ کے لئے باعث صد عار و ننگ نہیں۔ کہ جو اپنے بچوں کو بخار میں چلتے سرسام میں ہذیان بکتے۔ اور اپنی لاتیں ٹوٹے نورچشم کو ہسپتال کی بے رحم نرسوں اور لالچی ڈریسروں کے رحم پر چھوڑ کر خدا کے مسیح کے مزار پر اپنی جان فدا کرنے کے لئے چلا گیا تھا۔ مگر میں روز سنتا ہوں۔ کہ قادیان آؤ۔ یہاں کے فیوض حاصل کرو۔ یہاں کی برکتوں سے متمتع ہو۔ مگر کبھی مجھے توفیق نہیں ملتی۔ کہ خدا کی دی ہوئی عافیت۔ اس کے عطا کئے ہوئے امن کے ہوتے ہوئے قادیان جا کر ایک دن بھی رہوں کیا میں اپنی بیوی بچوں کو خدا کے لئے ایک دن بھی نہیں چھوڑ سکتا۔ لیکن کیا میں ہمیشہ کے لئے ان سے جدا ہونے والا نہیں۔ یا میری زندگی میں خدا اس امر پر قادر نہیں۔ کہ میں دیکھتا ہی رہ جاؤں اور وہ سب کے سب میرے ہاتھ سے نکل جائیں۔ کیا میں نے کوئٹہ کے زلزلہ کی خبریں نہیں پڑھیں۔ کہ ایک بوڑھا باپ رو رہا ہے۔ ہائے میرے جوان سرو قد بیٹے۔ ہائے میری جوان خوبصورت بیٹیاں ہائے میری عمر بھر کی رفیق وفادار بیوی ہائے میرے ہیروں جیسے پوتے۔ وائے میرے موتیوں جیسے نواسے۔ سب دب کر مر گئے۔ اور میں بدبخت سب کو روتے کے لئے رہ گیا۔ اسی طرح ایک بڑھیا فاتر العقل ہو کر دونوں ہاتھوں سے سر پیٹ رہی ہے۔ کہ ہائے میرا کچھ نہیں رہا میری آنکھوں کا نور سر کا سہاگ دل کا سرور سب کچھ جاتا رہا۔ اور اب اکیلی میں سب کو پیٹنے کے لئے اس دنیا میں رہ گئی ہوں۔ ان سب باتوں کے باوجود کیا مجھے سلسلہ کے مرکز ہاں مسیح کے مرقد اور خلیفۂ وقت امیر المومنین کے مقام مسجد اقصےٰ۔ مسجد مبارک منارۃ المسیح اور مدینۃ المسیح کی گلیوں پھر اہل صفہ کے گھروں اور وہاں کی خاک سے کوئی الفت نہیں۔ دیکھ میرا باپ۔ ہاں بوڑھا باپ۔ قادیان کی محبت میں مر گیا۔ اور مر کر وہاں کی خاک میں اس کی خاک مل گئی۔ مگر میرے دل میں وہی سرد مہری رہی۔ جو ایک بے تعلق کو ہوا کرتی ہے۔ شرم! شرم!! یہ کہتا ہے اور قریب ہے کہ ندامت سے ہلاک ہو جائے کہ اچانک القا ربانی سے یا ایھا الذین امنوا لا تقنطوا من رحمۃ اللّٰہ ان اللّٰہ یغفر الذنوب جمیعا کے شیریں اور تسکین دینے والے الفاظ اس کے دل میں گھر کر جاتے ہیں۔ اور وہ ان الفاظ کو پڑھتا ہوا اٹھتا اور وفتر سے چھٹی لے فوراً اسٹیشن کی طرف چل کھڑا ہوتا ہے اور ٹکٹ لے کر سیدھا قادیان پہونچ جاتا ہے۔ اور آتے ہی خلیفۂ وقت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے ملتا ہے۔ پھر دیوانہ وار بہشتی مقبرہ پر جاتا ہے۔ اور آنسو بہا بہا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر حضور کے درجات کی بلندی کے لئے درد دل سے دعائیں کرتا۔ پھر درجہ بدرجہ سب متعلقین کے لئے دعا مانگتا ہے۔ اور جب اپنے باپ کی قبر پر پہونچتا ہے تو سخت بے قرار ہو کر چیخیں مار کر روتا ہے۔ اور

Digitized by Khilafat Library

کہتا ہے ۔ تو اب میں تیرا نا خلف بیٹا ہوں ۔ افسوس ہے کہ میرا جسم تو تیرے جسم سے نکلا مگر تیری روح کی خوبیاں میری روح میں نہ آئیں ۔ ابا تو قادیان کا عاشق صادق تھا مگر میرا دل یہاں کی محبت کی چنگاری سے خالی تھا ۔ الحمد للہ کہ اب خدا نے تیرے بیٹے پر فضل کیا ۔ اور اسے ہدایت دی اور تیری دعاؤں کو اس کے حق میں قبول فرما لیا ۔ میں اب تجھے مخاطب کر کے کہتا ہوں ۔ کہ انشاء اللہ میں تیرے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کروں گا ۔ یہ خوب باندھ کر اور اچھی طرح دعائیں کر کے ۔ پس اگر کبھی منارة المسیح پر چڑھتا ہے کبھی مسجد مبارک میں نمازیں پڑھتا ۔ کبھی مسجد اقصیٰ میں جا کر درسوں میں شریک ہوتا ہے ۔ پھر باہر کے دفاتر اور اس کے کارخانوں میں جاتا ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ سے ملتا ۔ حضرت امیر المومنین کی مجلس میں بیٹھتا ۔ غرض چھٹی کے دن گزار کر اپنے وطن کو واپس جاتا ہے اور آئندہ ہر چھٹی ہر موقعہ اور ہر فرصت میں دیوانہ وار قادیان کی طرف دوڑتا ہے اور اس طرح ایک ڈائری پڑھنے سے اس مخلص ڈائری مرتب کرنے والے کے تینوں بیٹے خدا کے مقبول اور اس کی نظر میں پسندیدہ اور اس کے خاص انعام کے بندوں میں شامل ہو جاتے ہیں ۔ پس میں احباب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس مبارک عادت کو اختیار کر کے آج ہی سے روزانہ باقاعدہ ڈائری لکھا کریں ۔

وباللہ التوفیق

اعلان نکاح

مسماة حمیدہ بیگم صاحبہ بنت خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ساکن قادیان کا نکاح بابو محمد اسحاق خالد ولد بابو ولی محمد صاحب قوم شیخ ساکن صریح ضلع جالندھر حال قادیان سے بالعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر ۲ ر اکتوبر حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تقریب ...

ایک احمدی مجاہد کے تاثرات

قادیان سے بمبئی تک کا سفر

کئی سالوں کا ذکر ہے ۔ ابھی میں پیدا بھی نہ ہوا تھا ۔ کہ والدہ کو جنہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر سچی خوابیں دکھائی جاتی ہیں ایک خواب دیکھا ۔ جس میں انہوں نے حضرت ام المومنین مد ظلہا العالی کو دیکھا کہ آپ ایک مکان کی لپائی فرما رہی ہیں والدہ صاحبہ نے تعجب سے جب دریافت کیا کہ آپ یہ کیا کرتی ہیں تو حضرت ام المومنین نے فرمایا ۔ "یہ مکان تمہارے اس لڑکے کے لئے بناتی ہوں جو اب پیدا ہوگا" اس کے بعد میں پیدا ہوا ۔

اس خواب کے متعلق مجھے اکثر خواہش رہی کہ اس کی تعبیر معلوم کروں ۔ ۱۹۳۱ء میں مئی کے آخر میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز لاہور تشریف لے گئے تو آپ نے احمدیہ ہوسٹل میں ہی قیام فرمایا ۔ ان دنوں میں نے حضور کی خدمت میں یہ خواب لکھا ۔ جس پر حضور نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا ۔

عزیزم مکرم ۔ السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ
لپائی صفائی کے لئے کی جاتی ہے ۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے پاک زندگی بسر کرنے کے سامان پیدا کئے ہیں اور ایسی طاقتیں دی ہیں کہ چاہیں تو نیک زندگی بسر کر سکتے ہیں ۔ اس کے بعد دوسرا قدم مکین کا ہوتا ہے جو کبھی تو چھے گھر سے فائدہ اٹھاتا ہے کبھی اسے ناپاک کر دیتا ہے یہ امر آپ سے تعلق رکھتا ہے ۔

خاکسار مرزا محمود احمد

خواب کی تعبیر معلوم ہونے کے بعد میرے دل میں یہ تڑپ پیدا ہوئی کہ میں خدمت دین کر کے اس خواب کو پورا کردوں ۔ لیکن ان دنوں میں کالج میں پڑھتا تھا ۔ اس لئے اس خواہش کو اس حد تک رکھا کہ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد اپنی زندگی احمدیت کی خدمت کے لئے وقف کر دوں گا ۔

۱۹۳۴ء کے آخر میں جب احرار کانفرنس قادیان میں منعقد ہوئی اور ہمارے آقا و مطاع سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ہمارے امام سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے خلاف گستاخانہ کلمات کہے گئے اور گالیاں دی گئیں ۔ تو ان دنوں میں بی اے کے آخری سال میں تھا وقف زندگی کی تحریک پر میں نے بھی لبیک کہتے ہوئے اپنا نام پیش کیا جس کو حضور نے کمال شفقت و مہربانی سے منظور فرمایا ۔ لیکن میں چونکہ ابھی طالب علم تھا اس لئے فرمایا "آپ کا نام درج رجسٹر کر دیا گیا ہے بوقت ضرورت آپ کو اطلاع دی جائے گی" ۔ ایک مرتبہ زبانی بھی عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ آپ تعلیم سے فارغ ہو لیں ۔ پھر آپ کو کام پر لگایا جائے گا ۔

مئی ۱۹۳۶ء میں جب میں امتحان سے فارغ ہو کر قادیان آیا اور حضور کی خدمت میں پھر اپنے آپ کو پیش کیا تو حضور نے تحریک جدید کے انتخاب شدہ دوستوں میں مجھے بھی شامل کر لیا اور میں مستقل طور پر واقفین زندگی تحریک جدید میں شمار کیا جانے لگا ۔ اس وقت حضور نے مجھے عربی تعلیم کی طرف توجہ کرنے کا ارشاد فرمایا اور میں نے حضور کے ارشاد کے ماتحت ایک حد تک عربی تعلیم حاصل کرنے کی کوشش بھی کی ۔

۱۹ ر جنوری ۱۹۳۶ء کو مجھے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ملا کہ ملک ایسٹ افریقہ کا پاسپورٹ حاصل کرنے کی کوشش کریں تمہیں تبلیغ کے لئے وہاں بھیجا جائے گا اپنے آقا اور امام کے ارشاد کے ماتحت میں نے پاسپورٹ جلدی حاصل کر لیا لیکن چونکہ حضور کا منشاء امریکہ میں جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی کے ساتھ ان کے معاون کے طور پر روانہ کرنے کا تھا ۔ اس لئے میری روانگی جناب صوفی صاحب کی روانگی کے ساتھ مقرر رہی اور اس طرح اکتوبر ۱۹۳۶ء آ گیا

۱۲ اکتوبر کا دن ہماری روانگی کے لئے مقرر ہوا ۔ اسی روز عصر کے بعد دوران تحریک جدید کی طرف سے ایک الوداعی پارٹی کا انتظام کیا گیا تھا جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ بھی جلوہ افروز ہوئے ۔ حضور نے ایک لمبی تقریر میں نصائح فرمائیں جن پر عمل کرنے سے ہماری کامیابی یقینی اور سہل ہے ۔ اس کے بعد ہماری بخیر و عافیت روانگی اور کامیابی کے لئے لمبی دعا فرمائی ۔ اللہ تعالیٰ حضور کی جملہ دعائیں قبول فرمائے اور حضور کی خواہش اور مرضی کے مطابق ہمیں کام کرنے کی توفیق عطا کرے ۔

تقریر کے لمبا ہو جانے کی وجہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت ناساز ہو گئی ۔ اور حضور نے اپنے خدام کو دعا کرنے کے لئے شہر میں ہی شرف ملاقات بخشا ۔ جناب صوفی مطیع الرحمن صاحب کو مسجد مبارک میں اور خاکسار کو اپنے مکان میں ۔ اور ہماری کامیابی کے لئے دعا فرمائی ۔

قادیان کے بزرگ اور دیگر احباب بہت بڑی تعداد میں ہمیں الوداع کہنے سٹیشن پر موجود تھے جن اخلاص اور محبت کے ساتھ ہمارے بھائیوں اور بزرگوں نے ہم کو الوداع کہا ۔ اس کا اثر اب تک میرے دل پر ہے ۔ ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ تمام بھائیوں کو جنہوں نے انتہائی اخلاص سے ہم کو الوداع کہا جزا دے اور اپنا فضل اور

Digitized by Khilafat Library

رحم ان پر بہت بہت کرے۔ آمین۔ گاڑی کے روانہ ہونے سے قبل ہمارے گلوں میں پھولوں کے ہار کثیر تعداد میں محبت بھرے معانقوں کے بعد ڈالے گئے اور ایک لمبی دُعا کے بعد اللّٰہ اکبر کے نعروں کے درمیان ہماری گاڑی روانہ ہوئی۔ اور احباب، و بزرگان سلسلہ ہمارے لئے دعائیں کرتے ہوئے ہم سے جدا ہوئے۔

غرض ہم قادیان سے ایک عرصہ کے لئے ایسا عرصہ جس کی طوالت کا کچھ علم نہیں جدا ہوئے۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ اللّٰہ تعالےٰ اس دن کے لئے ہمیں زندہ رکھے۔ جب کہ ہم پھر دیار محبوب کو دیکھ سکیں۔ اور ان بزرگان سلسلہ اور احباب کرام کی صحبت سے مستفید ہو سکیں۔ جنہوں نے خلوص اور محبت کے ساتھ ہم کو دعاؤں کے ساتھ الوداع کہا۔

بٹالہ سٹیشن پر جماعت کے مخلصین ہمارے لئے دُعا کرنے کو موجود تھے۔ انہوں نے بھی دعائیں کرتے ہوئے ہم کو رخصت کیا مغرب کے قریب ہم امرت سر پہونچے۔ اس جگہ جماعت کے احباب کے علاوہ لاہور سے بھی بعض دوست تشریف لائے ہوئے تھے۔ سوا دس بجے تک انہوں نے نہائت اخلاص کے ساتھ ہماری رفاقت کی اور فرنٹیر میل سے اپنی دعاؤں کے درمیان ہم کو رخصت کیا۔

امرت سر سے دہلی تک رات کا سفر تھا۔ اس لئے احباب جماعت سے ملاقات نہ ہو سکی۔ سہارن پور۔ میرٹھ شہر اور میرٹھ چھاؤنی کے سٹیشنوں پر جماعت کے احباب سے ملاقاتیں ہوئیں۔ دھلی سٹیشن پر جماعت کے دوست موجود تھے بمبئی میں فسادات کی وجہ سے ایک روز قبل آنا مناسب نہ تھا۔ اس لئے دھلی میں ہی قیام کیا گیا۔ جماعت دہلی کے احباب نے ہمارے قیام و طعام اور دیگر کاموں میں بہت مدد کی۔

دہلی سے روانہ ہو کر دوسرے روز صبح بمبئی پہونچے۔ چونکہ پروگرام دہلی سے ہی تبدیل ہو چکا تھا۔ اس لئے بمبئی میں کسی دوست سے ملاقات نہ ہو سکی۔ Ballerd Pier پر سوار ہونے گئے۔ ٹکٹ خرید چکنے اور سامان رکھا دینے کے بعد جناب صوفی صاحب کی لڑکی کی بیماری کی وجہ سے رکنا پڑ گیا۔ لڑکی کو نمونیہ کے آثار بتلائے گئے۔ اس لئے ہسپتال میں داخل کرا کر خود انجمن احمدیہ میں آ گئے۔

اس ایک ہفتہ کے قیام میں جو جناب صوفی صاحب کی لڑکی کی بیماری کی وجہ سے کرنا پڑا بمبئی کے احباب نے باوجود فسادات کے نہائت اخلاص محبت اور احترام کا سلوک کیا۔ ہر ممکن خدمت جو وہ کر سکتے تھے۔ اس سے انہوں نے گریز نہیں کیا۔ اور جناب صوفی صاحب کی لڑکی کی بیماری کے دوران میں انہوں نے بہت امداد دی۔

۳۱ر اکتوبر بروز ہفتہ قیصر ہند نامی جہاز سے ہم عازم امریکہ ہوئے۔ یہ جہاز ۴ر نومبر کو عدن سے اور ۸ر نومبر کو پورٹ سعید سے روانہ ہو کر ۱۳ر نومبر کو مارسیلز ۱۶ر نومبر کو جبرالٹر ۱۸ نومبر کو پلائی موتھ اور ۲۰ر نومبر کو لنڈن پہونچے گا۔ وہاں چار دن کے قیام کے بعد ۲۵ نومبر کو جہاز سے روانہ ہو کر ۳۰ نومبر کو انشاء اللّٰہ نیویارک پہونچیں گے۔

احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ دعا فرمائیں۔ اللّٰہ تعالےٰ ہم کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور راستہ کی مشکلات تکالیف اور صعوبتوں کو دُور کرتے ہوئے اپنے فضل سے منزل مقصود تک پہنچائے۔ اور اس جگہ پہونچ کر خدمت احمدیت حقیقی معنوں میں بجالانے کی توفیق عطا کرے۔ اور مغربیت کے زہر سے محفوظ رکھتے ہوئے اپنے آقا و امام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللّٰہ تعالےٰ کی ہدایات اور منشا کے مطابق کام کرنے کی توفیق دے۔

خاکسار محمد ابراہیم ناصر بی۔ اے

لفظ خاتم الاولاد اور اس کا صحیح مفہوم

مخالفین اکثر مسئلہ ختم نبوت کے متعلق مباحثات اور مناظرات میں قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ کی تاب نہ لا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب تریاق القلوب سے لفظ خاتم الاولاد کی آڑ لے کر یہ کہدیا کرتے ہیں۔ کہ چونکہ مرزا صاحب نے اپنے آپ کو اس کتاب میں خاتم الاولاد[*] لکھا ہے۔ اور آپ کے بعد آپ کے والدین کے گھر کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا۔ اس لئے خاتم الاولاد کا یہ مطلب ہوا۔ کہ آپ سب سے آخری اولاد تھے۔ اسی طرح ضروری ہے کہ خاتم النبیین کا بھی یہی مفہوم لیا جائے کہ نبی کریم صلے اللّٰہ علیہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں۔ اور اب آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہ آئے گا۔ اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ ہم واقعہ میں نبی کریم صلے اللّٰہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں۔ اور تسلیم کرتے ہیں۔ کہ آپ ان معنوں میں خاتم النبیین ہیں۔ کہ آپ نے پہلے تمام نبیوں کے فیوض کو منقطع کر دیا۔ آپ کے آنے کے ساتھ حضرت عیسےٰ حضرت موسےٰ حضرت یعقوب حضرت ابراہیم علیہم السلام تمام کے فیوض بند ہو گئے۔ اب صرف آپ کا ہی فیض جاری ہے۔ اور جو کچھ حاصل ہو گا۔ محض آپ کے فیض اور برکت سے حاصل ہو گا۔ بجز آپکی پیروی کے کوئی شخص نبوت چھوڑ کوئی چھوٹے سے چھوٹا روحانی درجہ بھی حاصل نہ کر سکیگا۔ اور وہ نبوت کوئی علیحدہ نبوت نہ ہو گی۔ بلکہ آپ کی ہی نبوت ہو گی۔ جیسا کہ اللّٰہ تبارک وتعالےٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے کہ من یطع اللّٰہ والرسول فاولٓئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٓئک رفیقاً (النساء ع ۹) یعنے اب وہ نبوت صرف نبی کریم صلے اللّٰہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہی مل سکتی ہے کیونکہ آپ[**] خاتم النبیین ہیں۔ اسی طرح سے خاتم الاولاد کا بھی یہی مفہوم ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے والدین کے سب سے آخری لڑکے ہیں۔ اور اب آپ کے خاندان کا سلسلہ آپ کے ذریعہ سے ہی چلے گا۔ اور آپ کے دوسرے بھائیوں کی نسل منقطع کر دی جائے گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام بھی اسکی تائید کرتا ہے۔ جو یہ ہے ینقطع من اٰبآئک ویبدأ منک۔ یعنی اب تیرے بھائیوں کی نسل منقطع کر دی جائے گی۔ اور سلسلہ نسب تجھ سے یا ان لوگوں سے جو تیری پیروی کرنے والے ہونگے جاری ہو گا۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے[*]

[*] تریاق القلوب میں جس جگہ اپنے آپکو خاتم الاولاد فرمایا ہے۔ اس سے اگلے صفحہ پر اس کی تشریح بھی فرما دی ہے۔ کہ خاتم الاولاد سے یہ مراد ہے کہ اب میرے والدین کے گھر میرے جیسا کوئی کامل بچہ پیدا نہ ہو گا۔ کم درجہ کا ہو گا۔ اسی طرح خاتم النبیین کا بھی یہی مطلب ہے۔ کہ اب[**]

[**] نبی کریم صلے اللّٰہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی ایسا نبی نہ ہو گا۔ جو آپ کے درجہ اور شان کو پہونچ سکے۔ جو ہو گا وہ اب ... کم درجہ اور ... شان کا ہو گا ...

گداگری اور مُسلمان

برادران اسلام! اچھے بھلے تندرست مسلمانوں کو آپ ایک ایک پیسہ دے کر گداگری جیسا مکروہ فن نہ سکھائیں۔ بلکہ ٹھوس مدد کریں۔ یا ہماری نئی سکیم کے اشتہارات جو بے روزگار مسلمانوں کی ہمدردی کو مدنظر رکھتے ہوئے چھپوائے گئے ہیں۔ ہم سے مفت منگا کر اپنے شہر یا قصبہ کی مسجدوں کے دروازوں پر لئی سے لگا دیں۔ اور تقسیم بھی کریں نیز ان اشتہاروں کو پڑھ کر ان پر خود بھی عمل کریں۔ اور دوسرے مسلمانوں کو بھی عمل کرنے کی ہدائت کریں۔ انشاء اللّٰہ تعالےٰ ان اشتہاروں پر عمل کرنے کے بعد آپ کو کوئی بھی مسلمان بے روزگار یا گداگر نظر نہیں آئے گا۔

المشتہر

خادم المسلمین مہتمم کتبخانہ برکت الاسلام لاہور

بیرون دروازہ شیرانوالہ فیروز سٹریٹ

Digitized by Khilafat Library

Digitized by Khilafat Library